بعون صانع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ والمنۃ رسالہ ہذا مشعر مختصر حالات و تاریخ وفات و مقام مدفن بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ المسمے بہ

عین المعانی

مؤلفہ حضرت شاہ عنایت حسین صاحب قبلہ خلیفہ و سجادہ نشین شیخ الزمان محبوب الکونین حضرت شاہ نصیر الدین حسین ناصر الدین والدنیا رضی اللہ عنہ - باہتمام بندۂ ناچیز خاکسار محمد لطف علی

مطبع فیض منبع نامی یعنی سہیل دکن میں چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہزار شکر اوس خداوند کریم وحدہ لاشریک جامع جمیع صفات کا
کہ جسنے انسان ضعیف البنیان کو خلعت اشرف المخلوقات کا عطا فرما کر
عقل و دانش برے بھلے کے پہچاننے کی عنایت کی۔ شرک اور کفر کی
راہ سے بچا کر سیدہا سادہا راستہ شریعت و طریقت کا بتا دیا۔ ممکن
نہین کہ انسان ایک شمہ بھی اوسکی عنایتون کا شکریہ ادا کرسکے

از دست و زبان کہ بر آید ۔ کز عہدہ شکرش بدر آید

اور نعت اوس سرور کائنات مفخر موجودات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی کہ جسکی شان مین و احد سطلقنے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا فرمایا۔ نعت کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ

لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

درود او نپراور اونکے آل و اصحاب پر کہ جنکے نامحدود احسانات سے ذرہ ذرہ عالم امکان کا منور ہے اما بعد عاصی پر معاصی طالب مالک کونین بندہ عنایت حسین نیازی بریلوی و بدایونی عفی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ کچھہ مختصر حالات و تاریخ وفات و مقام مدفن بزرگان سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ تا اختتام اپنے پیر و مرشد کے قلمبند کرے کہ جس سے طالبان راہ خدا کو ذوق و شوق پیدا ہو۔ چنانچہ کتب ہای معتبرہ سے بصحت تمام انتخاب کرکے عام فہم اردو زبان مین اس رسالہ کو کہ جسمین عبارت آرائی اور انشا پردازی سے قطع نظر کی گئی ہے ترتیب دیا اور اس کا نام عین العارفین رکھا۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف۔

ذکر آنحضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلّم

اللہ جلّ شانہ نے سب سے پہلے نور محمدی پیدا کرکے اوسی نور سے تمام موجودات عرش

خود نوشش فرماتے اور دوسری چھاتی کا دودہ اپنے برادر رضاعی کے لئے
چھوڑ دیتے - یہان تک کہ سن شعور ہوا - پھر تو یہ طریقہ ہوگیا کہ آپ روزانہ
بکریان چرانے کو جنگل مین تشریف لیجاتے - ایک روز ایام طفلی مین بحکم رب العزت
اور بمقتضاے مشیت دو فرشتون نے آپ کا سینہ مبارک چاک کیا - اور قلب اقدس
کو آب اطہر سے پاک کر کے بجنسہ رکھدیا - اور دواے نوری جو عالم بالا سے
بھیجی گئی تھی اوسکے استعمال سے آپ کے صدر مبارک کو پر کیا - اسکی آپ کو
مطلق تکلیف نہ ہوئی - دوسری مرتبہ دس برس کی عمر مین اور تیسری بار
قریب جوانی اور قبل نزول وحی کے اور چوتھی مرتبہ شب معراج مین آپ کا
شق الصدر ہوا - آپ کی صغر سنی مین ایک مرتبہ مکہ معظمہ مین خشک سالی ہوئی - آپکی
دعا کی برکت سے مینہ برسا - اور قحط دفع ہوا - جب آپ جوان ہوئے تو اون
امور سے جو جوانی مین ہوتے ہین مبرو رہے - اور صدق اور امانت اور
دیانت غرضکہ جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے متصف تھے جب
آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی - اور زمانہ نبوت کا قریب آیا آپنے

خلوت اختیار فرمائی ۔ اور غار حرا مین تشریف لیجا کر عبادت الہی مین مصروف ہوئے ۔ اوّل مرتبہ دوشنبہ کے دن آٹھوین ربیع الاوّل کو غار حرا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس وحی لائے ۔ اوس کے بعد وقتاً فوقتاً حسب ضرورت قرآن شریف نازل ہوا ۔ آپ دعوت اسلام علے العموم فرمانے لگے ۔ چنانچہ عورات مین سب سے پہلے جو مشرف باسلام ہوئین وہ حضرتہ خدیجہ کبرے تھین ۔ اور شیخ مین حضرت ابابکر اور موالی مین حضرت بلال اور لڑکون مین حضرت مولا علی مرتضی رضی اللہ عنہم تھے ۔ جس وقت کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے اسلام کو ترقی ہوئی ۔ آپ نے کفارون کو بزور شمشیر پست کیا ۔

آنحضرت رسول خدا سے ہزارون معجزات ظہور مین آئے ۔ یعنے شق القمر اور بچے کا کلام کرنا جس وقت کہ پیدا ہوا تھا ۔ اور ہم کلام ہونا آہو کا ۔ اور گواہی دینا سوسمار کا آپ کی نبوت پر ۔ اور تسبیح کرنا سنگریزون کا ۔ اور آنا درخت اور شاخ خرما کا آنحضرت کے روبرو ۔ اور پانی پر روان ہونا پتھرونکا

آنحضرت کی طلب مین - اور اثر نہ کرنا آتش کا چادر مین اسوجہ سے کہ اوسپر آنحضرت
کا ہاتھ پہونچا تھا - اور روان ہونا پانی کا اونگلیون سے آنحضرت کے - اور
بارور ہوجانا فرمانے خشک درخت کا - اور فریاد کرنا چوب خانہ کا - علی ہذا
اسیطرح چیز ہزار معجزات آنحضرت سے ظہور پذیر ہوئے - جو کسی پیغمبر سے
اسقدر ظہور مین نہین آئے - آنحضرت سب سے اوّل اور بہتر ہین - بارہوین
سال مین نبوت کے اور ستائیسوین شب مین ماہ رجب کے بایام اقامت
مکہ معظمہ آپ کو معراج ہوئی - آپ اوس شب کو **امہانی بنت ابوطالب**
کے مکان مین تشریف فرما تھے - جبرئیل علیہ السلام آپ کی سواری
مبارک کے لئے براق لائے - اور آپ کو سوار کرا کر مسجد اقصے مین اور
وہان سے بیت المقدس مین - اور وہان سے ساتون آسمان طے کر کے
عرش و کرسی تک پہونچے - اور عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے
مقام دنیٰ فتدلیٰ مین رونق افروز ہوئے - **۵**

کلامیکہ بے آلہ آمد شنید تعالیٰ کہ آن دیدنی بود دید

بعد فرضیت نماز پنجگانہ وحصول خرقۂ فقر ومشاہدہ دوزخ۔ اور سیر بہشت کے
دولت سراکو واپس تشریف فرما ہوئے۔ اِس آمد ورفت مین صرف اسقدر
دفعہ گذرا کہ زنجیر حجرہ ہلتی تہی۔ اور بستر استراحت بدستور گرم تہا۔ جبکو آنحضرت
نے اپنی معراج کا حال بیان فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر نے صَدَّقتَ
کہا۔ اس بناء پر آپ کو صدیق کا خطاب عطا ہوا۔ ابوجہل نے کَذَّبْتَ کہا
وہ زندیق مشہور ہوا۔ اسکے بعد آنحضرت کو کفار زیادہ تکلیف پہونچانے لگے
ابوجہل نے بارادۂ قتل آنحضرت کے اپنے قبیلے کے لوگون سے ایک ایک
آدمی لیکر رات کے وقت آنحضرت کے دولت خانہ مبارک کو گھیر لیا۔ آپنے
بذریعہ وحی آگاہی پاکر اپنی جگہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو لٹا دیا۔ اور
ایک مٹھی خاک کی محاصرہ کرنے والون کے منہ اور سر پر ماری جسکے اثر سے
وہ سب کے سب اندہے ہوگئے۔ اور آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
یہان تشریف لے گئے۔ آپ کو کفارون سے گسیتے جاتے ہوئے بھی نہ دیکھا
آپ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اونٹنی پر سوار ہوکر مدینہ طیبہ کو

تشریف لے گئے ۔ اسوقت آپ کی عمر شریف ترپن برس کی تھی ۔ بارہوین
ربیع الاول دوشنبہ کے روز مدینہ طیبہ مین پہونچے ۔ تیسرے روز حضرت مولا علی
رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت سے جا ملے ۔ بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا
آپ نے لشکر آراستہ فرماکر کفارون کو نیست و نابود کیا ۔ اسلام کو ترقی
ہوئی ۔ حتے کہ مکہ معظمہ بھی فتح ہوا ۔ اور بے شمار معجزات ظاہر ہوے جو
ابھی تک بواسطۂ اولیاء امت آنحضرت بلفظ کرامت جاری ہین اور قیامت
تک نافذ اور جاری رہین گے ۔ دس برس آپ مدینہ منورہ مین رونق افروز
رہے ۔ جب آپ کا سن شریف ترسٹھ برس کو پہونچا حق سبحانہ تعالے سے
ارشاد ہوا کہ اے حبیب اگر دنیا کا رہنا پسند ہو تو خیر ورنہ مین اپنی قرب
معرفت مین آسایش کی جگہ دون ۔ چونکہ آپ رحمت اللعالمین تھے آپ نے
رحمت کا نزول فرمانا اوس جہان مین بھی پسند کیا تاکہ آپ کی رحمت اور
برکت سے کونین مشرف ہون ۔ آپ نے خود زبان مبارک سے فرمایا ہے
حَیَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ ۔ آپ کو مرض تپ لاحق ہوا ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام

معہ دیگر فرشتگان مقرب کے آپ کے پاس عیادت کے واسطے آتے جاتے
تھے۔ آخر روز حضرت عزرائیل علیہ السلام بحکم رب جلیل دروازہ پر آکر
آنحضرت سے اجازت طلب کر کے اندر آئے اور قبض روح مین مصروف ہوئے
بارہوین ربیع الاول سلہ کو وقت چاشت آپ تشریف فرمائے عالم بقا ہوئے
اور مدینہ منورہ مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مین آپ کا
مزار فائز الانوار بنایا گیا۔ آپنے فرمایا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ
یعنے جسنے زیارت کی میری قبر کی۔ پس واجب ہوئی واسطے اوس کے
شفاعت میری۔ اللہ تعالے راقم اور جملہ مسلمان بھائیون کو بلکر نصیب
جاروب کشی اوس روضے کی نصیب کرے۔ آمین یارب العالمین ؎

تمنا ہے درختو نیر ترے روضہ کے جا بیٹھے قفس جسدم کہ ٹوٹے طائر روح تصدیق کا

ذکر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ اول تھے۔ آپ کا اسم مبارک
عبد اللہ بن ابی قحافہ تھا۔ اور صدیق اکبر کے لقب سے ملقب تھے

دو برس چار مہینے بعد واقعہ اصحاب فیل سے آپ تولد ہوئے۔ اور
بعد وفات آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسند خلافت پر رونق
افروز ہوئے۔ سوز و گداز آپ کا عشق و محبت الٰہی مین ایسا تہا کہ آپ کے
جگر سوختہ سے علانیہ بوے کباب آتی تہی۔ آپ کی نسبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا صَبَّ اللّٰہُ فِی صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَقَدْ صَبَبْتُہٗ فِی صَدْرِ
اَبِیْ بَکْرٍ۔ یعنے جو چیز اللہ نے میرے سینے مین ڈالی ہے۔ وہ مین نے ڈالی ہے
سینے بین ابی بکر کے۔

آپ نے دو برس تین مہینے گیارہ روز خلافت کی۔ عمر شریف آپ کی ترسٹھ ۶۳
برس کی ہوئی۔ اور تئیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۳ کو دوشنبہ کے روز
عازم دار البقا ہوئے۔ جب آپ کا جنازہ روضۂ مبارک آنحضرت رسول خدا
کے مقابل لے گئے۔ پردہ روضۂ مبارک کا خود بخود اٹھہ گیا۔ اور آواز آئی
کہ لاؤ حبیب کو پاس حبیب کے۔ چنانچہ پہلوے مزار آنحضرت مین بمقام
مدینہ شریف آپ مدفون ہوئے +

ذکر امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ لقب آپ کا فاروق۔ اور نام آپ کا عمر ابن الخطاب تھا۔ آپ واقعہ اصحاب فیل سے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کے فضائل حدیث اور نیز کتب ہائے سیر مین بہت کچھ مندرج ہین۔ آپ کے زمانے مین ایک لاکھ مسجدین بنوائی گئین۔ اور کئی کروڑ آدمی مسلمان ہوئے۔ بلاد روم اور شام آپ ہی کے ایام خلافت مین فتح ہوئے۔ آپ کا عدل والفاف ہیبت وجلال مشہور ہے۔ زمین نے وہی کھایا ہوا آپکی دہشت سے اوگل دیا تھا۔ اتفاقاً ایک روز تمازت آفتاب سے آپ کی پشت مبارک کسیقدر گرم ہو گئی تہی۔ فوراً ہی تو آپ کو جلال آگیا اور بنگاہ غضب سے آفتاب کیطرف دیکھا۔ اوسیوقت تمازت تو کیا آفتاب سے روشنی ہی معدوم ہو گئی۔ جب آپنے بابا آنحضرت صلی اللہ علیہ

نظر رحم کی تو پھر آفتاب بدستور روشن ہوگیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے رسول اگر عمر آفتاب کی عفائے تقصیر نہ کرتے تو
قیامت تک جہان تاریک رہتا۔ آنحضرت نے آپ کی شان مین فرمایا
ہے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ خَطَّاب یعنے اگر ہوتا کوئی نبی
بعد میرے تو البتہ ہوتے عمر ابن خطاب۔
تیئیسویں جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری کو آپنے مسند خلافت کو زیب دیا
اور دس برس چھ مہینے خلافت کی۔ آپ کی عمر ترسٹھ ۶۳ برس کی تھی
۲۸ محرم سنہ ۲۳ کو آپ نے شہادت پائی۔ اور مدینہ طیبہ مین حضرت ابوبکر
صدیق کے مزار کے سرہانے دفن ہوئے +

ذکر امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ سوم تھے۔ لقب آپ کا
ذی النورین اور نام آپ کا عثمان غنی تھا۔ ولادت آپ کی

قبل چھ سال واقعہ اصحاب فیل کے بیان کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں حضرت عثمانؓ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے دی تھیں۔ اور بارہا فرماتے تھے کہ اگر میرے چالیس لڑکیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ یعنے ہر نبی کے واسطے رفیق ہے اور رفیق میرے بیچ بہشت کے عثمان ہیں۔ دوسری جگہ آیا ہے لَيَدْخُلَنَّ بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ سَبْعُونَ أَلْفَ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُ النَّارَ یعنے داخل ہووینگے شفاعت عثمانؓ سے ستر ہزار آدمی بہشت میں جو کہ مستحق عذاب دوزخ کے ہوونیگے۔

آپ اہل وفا اور صفا تھے۔ ایک شخص نے اثناء راہ میں کسی عورت نامحرم کو بُری نگاہ سے دیکھا۔ جب وہ شخص آپ کے روبرو حاضر ہوا آپنے فرمایا اس شخص کی آنکھ میں زناکاری کا اثر پایا جاتا ہے

اوسنے عرض کیا کہ اے خلیفہ برحق بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ضرور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ

نور فراست سے مجھکو معلوم ہوتا ہے۔ وہ شخص شرمندہ ہوکر تایب ہوا

آپ یکم محرم سنہ ۲۴ کو سند خلافت پر جلوہ آرا ہوئے۔ آپ نے

صرف گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ روز خلافت کی۔ اور ۸۸ برس

کی عمر مین اٹھارہ ذی حجہ سنہ ۳۵ ہجری کو اپنے شہادت پائی۔ اور

جنت البقیع واقع مدینہ منورہ مین مدفون ہوئے۔

ذکر امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ چہارم تھے۔ لقب آپ کا مرتضیٰ

واسد اللہ و ید اللہ و حیدر کرار۔ وصفدر۔ و بوتراب اور اسم مبارک آپکا

علی ابن ابیطالب تھا۔ واقعہ اصحاب فیل سے تیس برس کے بعد آپ

مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے۔ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رضی اللہ

نے راحت القلوب مین ارقام فرمایا ہے کہ شب معراج مین حضرت

ولایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت سے مرحمت ہوا تھا
اور آنحضرت نے خرقہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنایا - آپ شاہ
ولایت وپیشوائے امت اور امام اوّل ہین - اور سلسلہ جملہ اولیاء اللہ کا
آپ کو پہونچتا ہے - سنہ ۳۵ ہجری مین آپ مسند خلافت پر جلوہ فرما ہوئے
آپ کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا مَدِیْنَتُہ
الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنے مین مدینہ علم کا ہون اور علی اوس کے دروازے ہین

اسیر کشور فقری شہ اقلیم عرفانی
خداگوئی خدا دانی خدا بینی خدا شانی

آپ کے فضائل اور کرامتین اوس حد تک نہین ہین جو بیان ہوسکین -
آپنے چار سال نو مہینے تین دن خلافت کی - عمر شریف آپ کی ترسٹھ ۶۳
برس کی ہوئی - ۲۱ رمضان شریف سنہ ۴۰ ھ کو عبد الرحمن ابن ملجم
کے ہاتھ سے آپ نے کوفہ مین شہادت پائی - اور آپ کا مزار شریف
نجف اشرف مین مشہور کیا جاتا ہے +

ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

آپ اصطلاح صوفیہ مین پیر اول مشہور ہین۔ آپ سے پانچ خانوادے
جاری ہوئے کہ جن سے ہزار ہا تصرفات وقوع مین آئے اور بہت سے
اولیاء اکرام آپ کے گروہ سے ہوئے ہین۔ رسالہ کشف المحجوب مین حضرت
شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ ولی مادرزاد
تھے اور ایام طفلی مین ایسے ایسے عجائبات آپ سے ظہور مین آئے جس سے
لوگ متعجب ہوتے تھے ؛

آپ مدینہ طیبہ مین پیدا ہوئے صورت آپ کی نہایت خوبصورت تھی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام حسن رکھا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ
موالی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا حرم محترم رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے تھین اور آپنے سایۂ دولت عاطفت حضرت حرم محترم
موصوفہ مین پرورش پائی تھی۔ ایام شیرخواری مین ایک مرتبہ

آپ کی والدہ ماجدہ کسی کام مین مشغول تھین - آپ رونے لگے حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سینہ مبارک آپ کے منہ مین دیدیا چند
قطرہ دودہ کے ظاہر ہوئے وہ آپ پی لئے - اوسیدن سے اور زیادہ
کرامات و برکات آپ سے ظاہر ہونے لگین - حضرتہ موصوفہ ہمیشہ آپکو
دعا دیا کرتی تہین کہ اللہ تعالے تمکو تقتدائے خلق فرماوے - آپ نے
ایک سو تینتیس ۱۳۳ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکہا ہے - اور حضرت طلحہ
اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہی آپ نے زیارت کی ہے
بعد واقعہ شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آپ بصرے کو
تشریف لے گئے -

رسالہ فخر الحسن مین حضرت سید العاشقین سند المعشوقین مولانا
محمد فخر الدین صاحب دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ نے یہ تحقیق تمام
ارقام فرمایا ہے کہ آپ کو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا
مرید کیا - اور خرقہ خلافت پہنایا - حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو

آپ سے کمال محبت تھی - مثل حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام
کے آپ کو چاہتے تھے - تذکرۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ آپ نے ایام طفلی
مین ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا پانی پی لیا
آنحضرت نے فرمایا کہ جسقدر قطرے میرے جھوٹے پانی کے حسن بصری نے
پیئے اوتنے ہی علمون نے حسن بصری کے سینے مین سرایت کی۔
ایک روز ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
گود مین آپ کو ڈالدیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن بہتر
اور بہتر ہوگا - اسیوجہ سے آپ بہتر اور بہتر مشہور ہین - مکہ شریف مین
ایک شخص ابو عمر نامی قرآن شریف یاد کرتا تھا - کسی بے اعتدالی کی وجہ
سے قرآن شریف بھول گیا - وہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور حال
بیان کیا - آپ نے فرمایا صبحکو ایک پیر باہیبت مسجد مین ملین گے
اون سے عرض کرنا - چنانچہ صبحکو اوس شخص نے دیکھا کہ ایک بزرگ
مسجد مین موجود ہین اور اونکے گرد مخلوق جمع ہے - تھوڑی دیر کے

ایک مرد سفید جامہ پوشش تشریف لائے۔ ان دونون بزرگون مین
باہم سلام و مصافحہ ہوا۔ یہ صاحب پھر واپس تشریف لے گئے۔ اور
خلق بھی اونکے ہمراہ واپس چلیگئی۔ اوسوقت ابوعمر نے اون بزرگ سے
جو مسجد مین تشریف فرما تھے اپنا حال بیانکیا۔ وہ غصہ ہوکر اور آہ سرد کھینچکر آسمان
کی طرف دیکھنے لگے۔ ہنوز انہون نے اپنا سر نیچا نہین کیا تھا کہ ابوعمر
کو تمام قرآن شریف یاد ہوگیا۔ ان بزرگ نے ابوعمر سے فرمایا کہ
تمکو کسنے ہمارا پتہ تبلایا۔ اوسنے جواباً عرض کیا کہ حسن بصری نے۔ تب
اون بزرگ نے فرمایا کہ حسن بصری نے ہمکو رسوا کیا۔ ہم بھی اون کا حال
ظاہر کئے دیتے ہین۔ یہ مرد سفید جامہ پوشش جو تشریف لائے تھے خود
خواجہ حسن بصری ہی تھے۔ آپ مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے ہین مگر روز انہ آپکا
یہ معمول ہے کہ ظہر و عصر کی نماز مدینہ منورہ مین جاکر ادا فرماتے ہین۔ جو کوئی
حضرت خواجہ حسن بصری کو امام سمجھے اوسکو کیسی دعا کی حاجت نہین ہے
آپ کی عمر نواسی برس کی ہوئی۔ اور پانچوین رجب سنہ ۱۱۰ ہجری کو

بصرہ مین آپ نے وفات پائی - مگر اوراد چشتیہ مین لکھا ہے کہ آپ کی
وفات چوتھی محرم سنہ ۹۹ ہجری کو ہوئی اور اسی پر اہل اخیار کا
اتفاق ہے - بصرے سے تین کوس پر ایک مقام مین آپ مدفون ہوئے

ذکر حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ

آپ بہت بڑے صاحب تصرف اور کامل درویش اور حضرت امام حسن علیہ السلام
کے شاگرد تھے - آپ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مرید
ہوئے - اور خرقہ خلافت پہنا - آپنے چالیس برس تک عشا کے
وضو سے صبح کی نماز ادا کی -

سیر الاولیاء مین لکھا ہے کہ ایک روز ایک جماعت درویشون کی
آپ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئی - یہ کل جماعت بھوکی تھی - اسنے
آپ کی خدمت مین حلوا کھانے کی درخواست پیش کی - آپ نے آسمان
کیطرف دیکھا - فوراً ہی آسمان سے سونے کے دینار برسنا شروع ہوئے
آپ نے درویشون سے فرمایا کہ ان دینارون مین سے اسقدر لیلو کہ

بچنے مین تمھارے لئے حلوا تیار ہو جائے۔ چنانچہ اون فقیرون نے
ویسا ہی کیا اور وہ اپنے مطلب مین کامیاب ہوئے۔
آخر عمر مین آپ مفلوج ہو گئے تھے۔ ہاتھ اور پاؤن مین حرکت باقی نہین
رہی تھی۔ اگر کسی روز کوئی خادم آپ کی خدمت مین وضو کرانے کے
واسطے نہ ہوتا اور نماز کا وقت قضا ہونے لگتا۔ اوسوقت آپ دعا
فرماتے کہ خداوندا مجھے اسقدر طاقت دے کہ وضو کرکے نماز ادا کرون
چنانچہ اوسیوقت آپ کو صحت ہو جاتی۔ آپ وضو کرکے نماز ادا فرماتے
بعد فراغت پھر وہی صورت مرض کی پیدا ہو جاتی۔
ایک شخص نے جو اہل قریش سے تھا آپ سے اپنی تنگدستی کی شکایت کی۔
آپنے آسمان کی طرف دیکھا فوراً درہم و دینار برسنا شروع ہو گئے
اوس شخص نے اون مین سے اسقدر جمع کیا کہ مالا مال ہو گیا۔ کتب ہائے
سیر مین بہت کچھ آپ کے تصرفات مندرج ہین۔ جنکا بیان دشوار ہے
سفینۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ آپ نے ستائیس صفر ۲۵۸ھ کو بصرہ

مین وفات پائی - اور آپ کا مزار شریف بھی بصرے ہی مین زیارتگاہ عالم ہے۔

ذکر حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہٗ

آپ مشایخ کبار اور شرور روزگار - اور سریع البکا - اور دایم الحزن - اور شدید الفکر - خراسان نواح مرو کے باشندے - اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور نیز ہم جلسہ تھے - آپنے بہت سے اولیاء اللہ کی صحبت حاصل کی تھی - آپ کے تصرفات اور کرامات سے کتب ہائے سیر مملو ہین -

تذکرۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ آپنے ابتدائی حالت مین بیابان نواح مرو مین ایک خیمہ ایستادہ کیا تھا - آپ کا لباس سوائے کمبل کے اور کچھ نہ تھا سر پر صرف ایک پشمی ٹوپی رہا کرتی تھی - اور اسی حالت مین عبادت الٰہی مین معروف رہا کرتے تھے - چور اور رہزن آپ کے یار غار تھے - مال واسباب غنیمت مین جو ہاتھ آتا تھا یہ رہزن آپ ہی کے سامنے لاکر

باہم تقسیم کیا کرتے تھے۔ لیکن یہ چور کل پابند نماز تھے۔ ان مین سے
جو کوئی نماز نہ پڑہتا آپ اوسکو اپنے گروہ سے خارج فرمادیتے تھے۔
ایک روز ایک قافلہ سوداگرون کا اوس بیابان مین آیا۔ اون کو
معلوم ہو گیا کہ یہان پر چور اور رہزن رہتے ہین۔ اِس خوف سے
قافلہ سالار نے کچھ روپیہ جو نقد تہا اوسکو اوسنے جنگل مین دفن کردینا
چاہا۔ اس خیال سے کہ جب یہ چور نکل جاوینگے تب یہ روپیہ اپنے قبضہ
مین کرلونگا۔ اس ارادے سے سردار ایک جانب روانہ ہوا۔
اثنائے راہ مین اسنے ایک خیمہ استادہ دیکھا۔ یہ بلا تکلف اوسکے اندر چلا گیا
اندر جاکر اسنے دیکھا کہ ایک بزرگ پلاس پوش مصلے پر مراقبے مین بیٹھے
ہین۔ اوسنے اپنے دل مین کہا کہ بہت اچہا ہوا کہ لفیبون سے یہ بزرگ
میسر آگئے۔ بہتر ہے کہ اپنا روپیہ انہین کے سپرد کردون تاکہ غنیمت سے
محفوظ رہے۔ سردار نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت یہ روپیہ امانتاً
رکھہ لیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خیمہ مین ایک جانب رکھدو۔ وہ سردار

اپنا روپیہ خیمہ کے ایک جانب رکھکر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ چور
اوس قافلے مین گئے اور بقیہ سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ اوس کے
وہ سردار اوس خیمہ مین اپنا امانتی روپیہ لینے کی غرض گیا۔ دیکھا تو
وہ سب رہزن اوس خیمہ مین موجود ہین اور باہم مال غنیمت تقسیم کر رہے
ہین۔ سردار نے یہ ماجرا دیکھتے ہی بعد افسوس کہا کہ مینے خود اپنے ہی
ہاتھ سے اپنا روپیہ چورون کے حوالے کر دیا۔ تب آپنے سوداگر کیطرف
دیکھکر فرمایا کہ پریشان مت ہو۔ جو روپیہ تمنے خیمہ مین امانت رکھا ہے
وہ امانت ہے۔ ہرگز چورون کی دست اندازی نہ ہوگی۔ یہ سنکر وہ
سردار اس قدر خوش ہوا کہ اوس مال کا غم بھی بھول گیا جو اون چورون
نے لوٹ لیا تھا۔ سردار بخوشی خاطر اپنا زر نقد لیکر قافلے مین آیا
چورون نے عرض کیا کہ ہمنے اس قافلے مین کچھہ نقدی نہین پائی آپ نے
اس زر نقد کو کیون واپس کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے مجھپر
نیک گمان کیا ہے۔ مین بھی اللہ تعالے پر نیک گمان رکھتا ہون تاکہ

اللہ تعالے اپنے کرم سے میرے گمان کو بھی درست کرے۔ اوسی روز سے سب چور تایب ہو گئے۔

سفینۃ الاولیار مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ نے اپنے پسر خورد سال کو گود مین لیکر بوسہ دیا۔ اوسنے عرض کیا کہ اے پدر تم ہمکو دوست رکھتے ہو اور خدا کو بھی دوست رکھتے ہو۔ ایک دل مین دو دوست جمع نہین ہو سکتے آپنے تائید غیبی سمجھکر لڑکے کو زمین پر ڈالدیا۔ اور دوستی خدا مین سبکو ترک کر دیا۔ اور خواجہ عبد الواحد بن زید کے مرید ہوئے۔ بعد صحبت کاملہ اور مجاہدہ شاقہ کے خرقۂ خلافت پہنا۔

ایک روز ہارون رشید بادشاہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپ نے اوسکو بہت سی نصیحتین فرمائین تھے کہ ہارون رشید اون نصیحتون سے بہت خوش ہوا۔ اوسنے آپ کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ کو کسیکا کچھ قرض دینا ہے۔ جواباً ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالے کا قرضدار ہون اور اوسکے ادا کرنے مین مشغول ہون حقتعالے جمع کرا دیوے۔ ہارون رشید

ہزار دینار کی تھیلی نذر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اے بادشاہ مینے تمکو اسقدر نصیحت کی لیکن کچھ فائدہ نہین ہوا۔ مین تمکو راہ نجات کی بتلاتا ہون اور تم مجھکو بلا مین ڈالتے ہو۔ یہ سنکر ہارون رشید بہت رویا اور اپنے وزیرون سے کہا کہ حضرت خواجہ فضیل فرشتہ ہین۔ مکہ معظمہ مین ایک قاری نے سورۂ القارعہ پڑہی آپنے سنکر ایک نعرہ مارا اور جان مشاہدۂ حق مین سونپی۔ تاریخ وفات آپ کی تیسری ربیع الاول ۱۹۷ھ ہجری ہے۔ اور آپ کا مزار جنت معلے واقع مکہ معظمہ متصل روضۂ مبارک ام المومنین حضرت خدیجہ کبرے رضی اللہ عنہا کے ہے۔

ذکر حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

آپ بادشاہ بلخ تھے۔ ایک روز آپ اپنے محل کی چھت پر سو رہے تھے۔ اتفاقاً ایک شخص نمودار ہوا۔ آپ نے دریافت کیا کہ کون ہے اوسنے کہا کہ میرا اونٹ کھو گیا ہے اوسے تلاش کرتا ہون۔ آپنے فرمایا کہ چھت پر اونٹ کیونکر آسکتا ہے اوسنے کہا کہ تم تخت زرین پہ سو رہے ہو

اور خدا کی طلب رکہتے ہو۔ یہان پر خدا کیسے ملسکتا ہے۔ اوسیدن سے
آپ سلطنت سے برداشتہ خاطر ہوئی۔ ایک روز آپ کی اہل خانہ نے
فرزند خورد سال کو آپ کی گود مین ڈالدیا۔ آپ نے فرمایا کہ الٰہی اغثنیؔ
فوراً وہ بچہ مرگیا۔ لوگونکو تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دل مین دو محبتون
کا پیدا ہونا پسندیدہ خدا نہین ہے۔ یہ کہکر آپ نے اوسی روز
سلطنت ترک فرمائی اور سیاحی اختیار کی۔ اور مجاہدہ پسند فرمایا۔
اور حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے مرید ہوے۔ خرقۂ
خلافت پہنا۔ بہت سے اولیا کرام کی صحبت سے فیض حاصل کیا آپکی
کرامات اور خوارق اور عادات اوس سے زیادہ ہین جو تحریر مین آسکین
حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مفاتیح العلم۔ وکلید ہمہ علم
علما و دین ابراہیم بن ادہم ہین۔ اور امام اعظم رحمت اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ ابراہیم ادہم ہر وقت مشغول بخدا ہین۔ اور ہم اور کامون
مین بھی مشغول رہتا ہون۔ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمت اللہ علیہ

فرمایا ہے کہ ابراہیم ادہم نے ایک غار مین جو نیشاپور مین واقع ہے نو
سال مجاہدہ اور ریاضت کی ہے ۔ آپ ہر پنجشنبہ کو غار سے برآمد ہوتے
اور سوکھی لکڑیان جمع کر کے شہر مین لیجاکر فروخت کرتے ۔ اون لکڑیون
کی نصف قیمت فقرا اور مساکین کو تقسیم فرماکر اور جمعہ کی نماز اداکر کے
اوسی غار کو واپس تشریف فرما ہوتے ۔ شہر کے لوگ آپ کے حال سے
خبردار ہوئے گو کہ آپنے خود کو بہت کچھ پوشیدہ رکھا ۔ آخر آپنے اوس
جگہہ کی سکونت بھی ترک فرمائی اور وہان سے اگر مدینہ منورہ مین قیام پذیر
ہوئے ۔ حضرت شیخ ابوسعید رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے اوس
غار کی زیارت کی ہے ۔ اگر وہ غار مشک سے بھی لبریز کیا جاتا تو
یقیناً ایسی خوشبو ہرگز نہ پیدا ہوتی ۔

شگفتہ الاولیا مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ کشتی پر سوار ہوئے ملاحون
نے اپنی مزدوری طلب کی ۔ اوس وقت آپ کے پاس کچھہ بھی دینے کیلئے
موجود نہ تھا ۔ آپ نے زمین کیطرف دیکھا ۔ خدا کی ہی ریگ دریا کندن

ہوگئی۔ آپ نے اوس مین سے ایک مٹھی اوٹھاکر ملاحون کو دیدی۔
ایک روز آپ ایک دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ سی رہے تھے
اتفاقاً وہ سوئی جس سے آپ سی رہے تھے دجلہ مین گر پڑی۔ آپ نے دجلہ
کیطرف دیکھا فوراً اوس دجلہ کی مچھلیون نے ہزارہا سوئیان اپنے
اپنے منہ مین لاکر جمع کر دین۔ آپ نے فرمایا کہ مین صرف اپنی سوئی
چاہتا ہون۔ ایک مچھلی نے آپ کی سوئی کنارے پر لاکر ڈالدی۔ تب
آپنے فرمایا کہ یہ سوئی ملک بلخ کے چھوڑنے سے ملی ہے۔ آپ کی عمر
ایک سو دو ۱۰۲ برس کی ہوئی۔ آخر عمر مین آپ غایب ہوگئے۔ پھر آپ کے
حال سے کوئی واقف نہین ہوا۔ اوراد چشتیہ مین لکھا ہے کہ پانچوین
جمادی الاول سنہ ۲۶۱ھ مین آپ نے وفات پائی۔ بغداد مین حضرت امام
حنبل رضی اللہ عنہ کے پہلو مین مدفون ہین۔ سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے
کہ وفات آپ کی چھبیوین جمادی الاول سنہ ۲۶۱ھ ہجری مین ہوئی۔ مزار شریف
آپ کا شام کے پہاڑ مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ سدید الدین خدیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ

آپ رہنے والے مرعش توابع شام سے تھے۔ سات برس کی عمر مین آپ حافظ قرآن ہوئے۔ سولہ برس کی عمر مین علم ظاہری اور باطنی سے فارغ ہوئے۔ آپ کا یہ ورد تھا کہ ہر شبکو ایک قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے ہمیشہ پلاس پوش۔ دایم البکا۔ اور خلوت مین رہتے تھے۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم کے مرید ہوئے۔ اور خلافت حاصل کی۔ ابتدا مین صرف چھ مہینے اپنے پیر ومرشد کی خدمت مین حاضر رہے۔ اس چھ مہینے مین آپنے صرف چھ مرتبہ افطار کیا۔ آپ کے پیر ومرشد نے آپ کے حق مین دعا فرمائی اور کہا کہ بزرگان دین مین تمہارا مرتبہ بلند ہوگا۔

انوار العارفین مین لکھا ہے کہ جب آپ زیارت روضہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے آواز آئی کہ اے خدیفہ مرعشی تم میرے ہمراہ بہشت مین جاؤ گے۔ اور جو کوئی تم سے توسل رکھے گا وہ بھی بہشت مین

جاویگا۔ اور سیر الاقطاب مین لکھا ہے کہ ہمیشہ چھٹے روز اور کبھی تیسرے روز آپ افطار کیا کرتے تھے۔ اور افطار آپ کا صرف تین لقمے سے زیادہ نہین ہوتا تھا۔ تجرید اور تفرید مین یکتا تھے۔ چودھوین یا پچیسوین شوال ۲۰۳ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار شریف آپ کا مرعش مین ہے۔

ذکر حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا امین الدین تھا۔ اور بصرے کے باشندہ تھے۔ قبل از مریدی تیس سال ریاضت شاقہ کی تھی۔ اوسکے بعد حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی کے مرید ہوئے۔ آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ اے ہبیرہ جو مجاہدہ بلا واسطہ اور اپنی خودی سے ہوا ہے وہ فائدہ مند نہین ہے۔ چنانچہ مکرر آپ نے اوسیقدر مجاہدہ فرما کر اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اوسکے بعد صرف ایک ہی ہفتہ مین تمام مقامات طے کئے۔ آپ نے ایک سال کے بعد خرقۂ خلافت پہنا۔ نمک اور شکر آپ نے کبھی نہین چکھا جو آدمی آپ کے منظور نظر ہوتا۔ اسرار غیبی عرش و فرش کے ایک ساعت

مین اوسپر منکشف ہوجاتے ۔ صحبت ملوک کو آپ زہر قاتل سمجھتے تھے ۔
مخلوق کے ساتھ میل جول نہین رکھتے تھے ۔ بجز ذکر الٰہی کے اون کی مجلس میں
غیر ذکر نہ ہونے پاتا تھا ۔ روزانہ آپ سے خوارق عادات اور تصرفات
ایسے ایسے ظاہر ہوتے کہ لوگ حیران ہوجاتے ۔ آپ کی عمر ایک سو تیس [۱۳۰]
برس کی ہوئی ۔ آپ نے ۷ ہر شوال ۲۷۹ھ ہجری کو اس جہان فانی سے
عالم جاودانی کو رحلت فرمائی ۔ اور سفینۃ الاولیا مین آپ کی وفات
۸ ہر شوال ۲۷۹ھ ہجری کو مرقوم ہے ۔ اور مزار شریف آپ کا بصرہ مین
ہے ۔

ذکر حضرت خواجہ علو ممشاد دنیوری رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا کریم الدین رہنے والے شہر دنیور کے تھے اور نشو ونما
شہر بغداد مین پایا ۔ آپ ولی مادر زاد تھے ۔ دن مین اپنی والدہ ماجدہ
کا دودہ نہین پیتے تھے ۔ تمام عمر روزہ دار رہے ۔ اکثر حضرت خضر
علیہ السلام سے صحبت رکھتے اور باشارۂ خضر علیہ السلام حضرت خواجہ

ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ کے معتقد و مرید ہوئے۔ آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ اے علو کام تمہارا ہمیشہ ساتھ علو کے ہے۔ مین حقتعالے سے چاہتا ہون کہ تم بجائے میرے پیشوائے خلق ہو۔ او مخلوق کو اپنے ہاتھہ پر بیعت دو۔ پس اوسیوقت سے کل حجاب دوئی اوٹھگیا اور عرش سے فرش تک جملہ اسرار غیبی منکشف ہو گئے۔ اور آپ کے حضرت پیر و مرشد نے وہ گلیم جو اون کے بزرگون سے اونکو پہونچی تہی آپ کو پہنائی اور خلافت عطا فرما کر اپنے سجادہ پر بٹھایا۔ آپ راگ بڑے شوق سے سنتے تھے کسینے دریافت کیا کہ سماع کا سننا او مخصوص عرس کے دن کہان سے آپ نے نکالا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ہمارے تمام پیرون نے سنا ہے۔ مخصوص عرس کے دن اسوجہہ سے کہ عین وصال دوست کا روز ہے۔ پس بخیال خوشی روز وصال پیرون کے مین راگ سنتا ہون۔ تاکہ اسکی برکت سے وصال دوست نصیب ہو۔ ایک روز آپ ایک تبخانہ مین تشریف لے گئے

بت پرستوں سے فرمایا کہ تم کو شرم نہین آتی کہ خدا کو چھوڑ بتون کی
پرستش کرتے ہو۔ فوراً وہ ایمان لائے اور مرید ہوئے۔ اور سب کے
سب واصلان خدا ہوئے۔ آپ نے چودہ محرم ۱۹ سنہ ۱۳۴ ہجری کو وفات
پائی۔ مزار شریف آپ کا بصرہ شریف مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا شریف الدین تھا۔ آپ ملک شام مین پیدا ہوئے قصبہ
چشت ملک خراسان مین نشو ونما پائی۔
سیر الاقطاب مین لکھا ہے کہ آپ بعد چھ ماہ سات روز کے افطار
کرتے اور افطار مین تین لقمہ سے زیادہ تناول نہین فرماتے۔ اور
فرماتے کہ گرسنگی مین مین وہ لعمت اور لذت پاتا ہون کہ کسی چیز مین
نہین پاتا۔ آپنے جب مرید ہونے کا ارادہ کیا۔ چالیس روز استخارہ
کیا۔ ہاتف غیب سے آواز آئی کہ خواجہ علو ممشاد دینوری کہ جو دوست
ہمارا ہے اون سے بیعت کرو۔ چنانچہ شہر بغداد مین حضرت خواجہ

علو ممشاد دینوری کے مرید ہوئے۔ آپ کے پیر و مرشد نے آپ کا نام نامی دریافت فرمایا۔ آپنے ابو اسحق شامی بیان کیا۔ آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ آج سے تمکو لوگ ابو اسحق چشتی کہیں گے۔ اور خلایق چشت تم سے ہدایت پاوے گی۔ اور جو کوئی آپ کے سلسلے مین آوے گا چشتی کہلاویگا۔ آخر وقت مین آپ کے پیر و مرشد نے خرقۂ خلافت عطا فرماکر اپنا جانشین کیا۔ جو کوئی آپ کی خدمت مین آتا اوس سے پھر کوئی معصیت کبھی ظہور مین نہ آتی۔ راگ بکثرت سے سنتے تھے کسی مجتہد وقت کی مجال نہ تھی کہ معترض ہوتا۔ ایک سال امساک بارش سے مخلوق نالان تھی۔ خلیفۂ وقت نے آپ سے عرض کیا کہ بارش کے واسطے آپ دعا فرماوین۔ آپنے فرمایا اچھا مجلس سماع مرتب کی جاوے۔ چنانچہ مجلس سماع مرتب ہوئی۔ آپ کو وجد ہوا۔ اوسیوقت کثرت سے پانی برسنا شروع ہوگیا۔ چودھوین ربیع الاول ۳۲۹ھ کو آپنے وفات پائی۔ مزار مبارک مشہر عکہ بلاد شام مین زیارت گاہ خلایق ہے۔

سیر الاقطاب مین لکہا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر روز وفات سے آجتک
غیب سے ایک چراغ شام کے وقت روشن ہو جاتا ہے اور صبح تک روشن
رہتا ہے ۔ وہ چراغ نہ تو ہوا سے گل ہوتا ہے نہ پانی اوس پر کچھ اثر کرتا ہے
غرض کیسی ہی آب و ہوا تیز ہو اوس چراغ کو کوئی صدمہ نہین پہونچتا ؞

ذکر حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا قدوۃ الدین شہر چشت کے رہنے والے اور حضرت سلطان فرسیانہ
کے فرزند ارجمند تھے ۔ سات برس کی عمر مین آپ حضرت خواجہ ابو اسحق
شامی چشتی کی مجلس مین حاضر ہوئے ۔ آپ پر حضرت ممدوح کی نظر مبارک کا
ایسا اثر پڑا کہ فوراً ہی جذب الٰہی غالب ہو کر علم لدنی منکشف ہوا ۔ حتے
کہ اسرار غیبی بیان فرمانے لگے ۔ تیرہ برس کی عمر مین آپ مرید ہوئے
اور ریاضت و مجاہدہ کر کے خرقۂ خلافت پہنا ۔ آپنے تیس سال تک برابر
آرام نہین فرمایا ۔ اور نہ کبھی سیر ہو کر پانی پیا ۔ آپ راگ کثرت سے
سنتے تھے اور بہت شایق تھے ۔ حالت وجد مین جسکی طرف نظر فرماتے

وہ صاحب کرامت ہو جاتا ۔ اور رسالہ سبع سنابل مین لکھا ہے کہ ایک روز
آپ کا اتفاقیہ گذر ایک صحرائی پرخار مین ہوا جہان ایک آتشکدہ برسون سے
روشن تھا ۔ اور وہان آتش پرست کثرت سے جمع تھے ۔ آپ کو دیکھتے ہی
اون سب نے بالاتفاق آپ سے کہا کہ اہل اسلام علے العموم کہتے ہین
کہ کلمہ گو پر آگ اثر نہین کرتی ۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ۔ لاریب درست ہے
آگ مخصوص کفار و منکر کے جلانے کے واسطے مخلوق ہوئی ہے نہ کہ اہل اسلام
کے ۔ اونہون نے کہا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو آپ اس آتشکدہ مین داخل
ہو جئے ۔ آپ نے فوراً اپنا مصلا اوس آتشکدہ پر ڈالدیا اور اوسپر
بیٹھکر نماز مین معروف ہوئے ۔ وہ آتشکدہ سرد ہو گیا حالانکہ اونہون نے
آگ بھڑکانے کی بہت سی تدبیرین کین ۔ مگر وہ اپنی ایک تدبیر مین بھی
کامیاب نہ ہوئے ۔ اور آتشکدہ کی آگ بالکل ہی سرد ہو گئی ۔ آخر
آتش پرست یہ سچا واقعہ دیکھکر سب کے سب مسلمان ہو گئے اور ان مین
سے دو سو آدمی آپ کی خدمت مین رہے ۔ جو ولی اللہ کے رتبے کو

پہونچے - عمر شریف آپ کی پچانوے برس کی ہوئی - یکم جمادی الآخر

۳۵۵ ہجری کو قصبۂ چشت مین کہ جو ہرات سے تیس کوس پر واقع ہے

آپ نے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی - مزار شریف

آپ کا قصبۂ چشت مین واقع ہے -

ذکر حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا ناصح الدین تھا - اور آپ چشت کے رہنے والے تھے -

آپ کی والدہ ماجدہ اکثر فرماتی تھین کہ جب آپ چار مہینے کے پیٹ مین

تھے کلمہ پڑہتے تھے - جنکی آواز میرے کان مین بخوبی آتی تھی - جب آپ

پیدا ہوئے - آپ نے بلا مبالغہ سات بار کلمۂ توحید بآواز بلند پڑہا - ڈہائی

برس تک ہر نماز کے وقت آپ آنکھین بند کرکے کلمہ توحید بے شمار

پڑہتے تھے - جب آپ کی بسم اللہ ہوئی اوسوقت سے آپ باجماعت

نماز ادا فرمانے لگے - ستره برس کی عمر مین آپنے اپنے والد ماجد

حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رضی اللہ عنہ سے بعیت حاصل کی - روبعیت سے

بارہ برس تک تنہا ایک حجرے مین بیٹھکر یاد آلہی مین مصروف رہے۔ سات
روز گذرنے کے بعد آپ ایک خرما تناول فرماتے تھے۔ جو کوئی آپ کی
نظر کے سامنے آجاتا کامل ہو جاتا تھا۔ آپ کے زمانہ مین قصبہ چشت مین
نام کو بھی کوئی کافر باقی نہ تھا۔ اگر کوئی کافر دوسرے شہر کا وہان مسافر آ
آبھی جاتا وہ بھی مسلمان ہو جاتا تھا۔ آپ کے والد ماجد نے اپنی وفات کے
وقت آپ کو خلافت عطا فرمائی اور اپنا جانشین کیا۔ آپ کے مکان مین
ایک کنوان تھا جس مین آپ نماز معکوس ادا فرماتے تھے۔ آپ کو بھی سماع
سے بہت کچھ شوق تھا حتے کہ سات سات روز تک آپ کو کامل بیہوشی
طاری رہتی تھی۔ مگر نماز کے وقت آپ کو ہوش آجاتا تھا۔ آپ نے اپنے
پیر و مرشد سے عرض کیا کہ جو کشائش کار کی مجھکو سماع مین ہوتی ہے وہ
کسی دوسری چیز مین نہین ہوتی۔ آپ کے پیر و مرشد نے جواب کہا کہ سماع
بھی ایک اسرار الٰہی ہے جسکو پوشیدہ رکھنا چاہیئے۔ اگر مین اوسکو ظاہر کرون
تو تمام جہان سبتلائی سماع ہو جاویگا۔ اور فرمایا السماع وصیلۃ

درویش اگر سو برس مجاہدہ اور ریاضت کرکے کسی امر مین کشایش کرے وہ

طرفۃ العین مین سماع سُننے سے حاصل ہوتی ہے۔

آپ کی عمر ستتر برس کی ہوئی۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۱؁ھ ہجری کو آپ نے

وفات پائی۔ اور سفینۃ الاولیاء مین یکم جمادی الثانی ۱۱؁ھ ہجری تاریخ

وفات مرقوم ہے۔ مزار شریف آپ کا قصبۂ چشت مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا ناصر الدین تھا۔ آپ چشت کے رہنے والے تھے۔ آپ کے

والد ماجد کا نام محمد سمعان تھا۔ آپ کے ماموں حضرت خواجہ ابو محمد ابدال

چشتی رضی اللہ عنہ نے بمنزلہ اپنے فرزند کے آپ کی پرورش کی اور

علم ظاہری و باطنی تعلیم فرما کر اپنا مرید و خلیفہ و سجادہ نشین مقرر فرمایا

آپنے بارہ برس کامل گوشہ نشینی اختیار کی۔ آپ کی اور کرامتون مین سے

یہ ایک ادنی کرامت تھی کہ وضو کرتے کرتے غایب ہو جاتے تھے۔

سیر العارفین مین لکھا ہے کہ چشت مین ایک مسجد بہت بلند اور بڑی

تیار ہو رہی تہی۔ مسجد کا شہتیر جب اوسپر چڑہایا گیا تو وہ بہت چہوٹا نکلا
اتفاق سے آپ بہی وہان تشریف فرما تہے۔ آپ نے اوس شہتیر کو بسم اللہ
کہکر ہاتہہ لگایا وہ اوس مسجد کی برابر بلکہ ایک گز دیوارون سے باہر
نکل گیا۔ یہ مسجد اب تک چشت مین موجود ہے۔
رسالہ سبع سنابل مین لکھا ہے کہ جو کوئی صرف تین روز آپ کی خدمت بابرکت
مین حاضر رہتا وہ صاحب کشف وکرامات ہو جاتا تہا۔ حضرت شیخ شبلی اکثر
آپ کی ملاقات کو تشریف لیجاتے تہے۔ جب منہ آپ کا دیکھتے وجد مین آجاتے
تہے اور بہت دیر تک آپ کو ہوش نہین آتا تہا۔ لوگون نے اس کا سبب
دریافت کیا۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو چیز حضرت کی پیشانی
مین مین دیکھتا ہون اگر تم لوگ دیکھو تو بیتاب وبے قرار ہوکر ہلاک ہوجاؤ
آپ کی عمر ۸۴ برس کی ہوئی۔ غرہ جمادی الآخر ۳۵۹ ہجری کو آپ نے
وفات پائی۔ اور رسالہ آداب العاشقین مین چھٹی ربیع الآخر اور سفینتہ الاولیاء
مین ۱۴ ربیع الآخر تاریخ وفات آپ کی مرقوم ہے۔ مزار شریف آپکا

قصبہ چشت مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا قطب الدین تھا۔ سات برس کی عمر مین تمام قرآن شریف آپنے یاد فرمایا تھا۔ اور تحصیل علم ظاہری اور باطنی فرماکر اپنے والد ماجد حضرت ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے۔ اور ۲۶ برس کی عمر مین آپنے خرقہ خلافت پہنا۔ اور سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ جو کوئی تین روز آپ کی خانقاہ مین رہتا صاحب کرامت ہو جاتا۔ کوئی مرید آپ کا کوئی امر خلاف شرع نہ کرتا۔ آپ فاقہ کشی کو بہت دوست رکھتے تھے۔ اور اکثر فرماتے تھے کہ کشایش درویش کی فاقہ سے ہوتی ہے۔

سیرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ جسوقت آپ کو اشتیاق زیارت کعبہ شریف کا ہوتا فرشتہ کعبہ شریف کو لاکر حاضر کرتے۔ آپ نماز اور وظائف ادا فرماتے عمر شریف آپ کی (۹۷) برس کی ہوئی۔ غرہ رجب ۵۳۳ھ کو ایک شخص باہیبت آپ کے پاس آیا اور ایک پارچہ جسپر کچھ لکھا تھا آپ کے ہاتھہ دیا

ذکر حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا منیر الدین تہا۔ آپ نے چالیس برس تک عزلت اختیار کی تہی جنگل مین رہتے درختونکے پتے اور جنگلی میوے کہاتے تہے۔ جو کوئی آپ کی خدمت مین از قسم نقدیات پیش کرتا۔ آپ فرماتے کہ تمکو درویشون سے کیا عداوت ہی جو اونکے پاس وہ چیز لاتے ہو جو خدا کی دشمن ہے۔ دیکہو جنگل کیطرف۔ جب وہ شخص جنگل کی طرف دیکہتا۔ ایک دریا کندن سا دمکتا نظر آتا۔ آپ فرماتے کہ جس کسیکے تصرف مین خزانہ غیب ہووے وہ تمہارے مال پر کیونکر نظر ڈالے۔

رسالہ سبع سنابل مین لکہا ہے کہ افطار جو پتون سے ہوتا وہ بہی تین لقمون سے زیادہ نہ ہوتا۔ جو کوئی پس خوردہ آپ کا کہا لیتا وہ مست ومجذوب ہوجاتا۔ چودہ ۱۴ برس کی عمر سے آخر عمر تک آپ کا وضو سوائے قضاے حاجت کے نہین ٹوٹا۔ آپ اپنے والد ماجد حضرت خواجہ قطب الدین

مودود چشتی کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت پہنا اور جانشین ہوئے۔
جسوقت آپ نے خرقۂ خلافت پہنا اور جانشین ہوئے۔ اوسوقت ہاتف
غیب سے آواز آئی کہ اے حاجی شریف خرقہ پہننا تمہارا مبارک ہوئے
ہمنے تمکو بخشا اور جو کوئی تمہارا مرید ہو اور تم سے محبت رکھے ہم نے
اوسکو بھی بخشا اور ہم نے تمکو اپنا مقبول کیا۔ وفات آپ کی تیسری رجب
اور بقول دیگر چھٹی شوال سنہ ۲ھ اور بقول دیگر ۱۴ رجب سنہ ۲۲ھ کو ہوئی
مزار شریف آپ کا شہر قنوج مین دریا کے کنارے واقع ہے اور
بعضے اسکے خلاف بمقام زندنہ جو بخارا کے دیہات سے ہے بتاتے ہین۔

ذکر حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ عنہ

آپ رہنے والے قصبہ ہارون نواح نیشاپور ملک خراسان کے تھے ستر
برس تک آپ نے نفس کشی کی۔ حتے کہ تمام عمر سیر ہوکر نہ تو کھانا کھایا او
نہ پانی پیا۔ تیسرے چوتھے روز جب کبھی آپ کچھ تناول فرماتے تو وہ صرف
تین لقمے سے زیادہ نہین ہوتا تھا۔ اور اکثر یہ فرماتے کہ افسوس ہے اوس

فقیر پر کہ رات کو سو دے اور دن کو کہانا کہا دے اور اپنے آپ کو درویش مشہور کرے۔

رسالہ سبع سنابل مین لکہا ہے کہ آپ سماع کثرت سے سنتے تھے۔ اور لطف یہ تہا کہ خلیفہ وقت سماع کو منع کرتا تہا۔ ایک مرتبہ خلیفہ نے اپنے ایک پیادہ کی معرفت آپ کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے سماع سے توبہ کی ہے۔ آپ کو بھی سماع سے توبہ کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ سماع اسرار الٰہی ہے اگر مین سماع سے توبہ کرون تو خدا کا گنہگار رہونگا۔ اور ملک سخیر کو بد کہنے والا شمار ہونگا۔ مین اپنے پیرون کی پیروی کرتا ہون۔ آپ اپنے علما اور فضلا کو میری مجلس مین بھیجو تاکہ وہ یہان نیک اور بد کو دیکہہ جاوین چنانچہ بہت سے علما آپ کی مجلس مین حاضر ہوے۔ جسوقت آپ کا چہرہ مبارک دیکہا اوسوقت اون علما کو اس قدر ہیبت طاری ہوی اور ایسا سہو غالب ہوا کہ وہ سب اپنے علم و فضل کو یک قلم بہول گئے تھے کہ حروف تہجی بہی یاد نہ رہے۔ اس واقعہ سے ہر ایک عالم علم فراموش کردہ

آپ کے قدموں پر سر رکھتا تھا۔ اور اپنے قصور کی معافی چاہ کر کہتا تھا کہ درحقیقت آپ اہل اللہ ہیں آپ کو سماع ہی مباح ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ سے ملتے تو ہرگز سماع سے توبہ نہ کرتے۔ صرف حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا توبہ کرنا ہمارے واسطے حجت نہیں ہو سکتا۔ ان علماء نے جو آپکی خدمت میں حاضر ہوئے تھے بہزار ندامت تائب ہو کر آپ سے بیعت حاصل کی اور تارک الدنیا ہوئے یہاں تک کہ یہ سب کے سب خاصان خدا میں شامل ہو گئے۔

ایک روز ایک پیرسالہ عورت آشفتہ خاطر نہایت ملول آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ یا حضرت چالیس برس ہوئے کہ میرا لڑکا گم ہو گیا ہے جسکی وجہ سے میں سخت بے چین ہوں۔ آپ نے اوس پیرسالہ کی حالت پر رحم فرما کر مراقبہ فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے پیرسالہ تو اپنے گھر جا کر دیکھ تیرا لڑکا تیرے مکان میں موجود ہے۔ جب

وہ پیر سالہ گھر آئی تو اپنے لڑکیکو موجود پایا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی فرماتے ہین کہ
ایک شخص آپ کا مرید میرے ہمسایہ مین رہتا تھا وہ مرگیا۔ جب اوس کا جنازہ
قبر مین رکھا گیا اور فرشتہ آئے اور عذاب کرنا چاہا آپ فوراً موجود ہوئے
اور فرمایا کہ یہ میرا مرید ہے اس پر عذاب مت کرو۔ فرشتون کو فوراً جناب
باری سے ارشاد ہوا کہ خواجہ عثمان سے کہو کہ یہ شخص بیشک تمہارا مرید ہے
لیکن تمہاری پیروی نہین کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا گو یہ میری پیروی نہین
کرتا تھا اور میرے خلاف تھا تاہم اسنے مجھہ سے بیعت کی ہے۔ اوسیوقت
جناب باری سے حکم ہوا کہ اے فرشتو اس شخص پر عذاب مت کرو ہم نے
خواجہ عثمان کی خاطر سے اس شخص کے سب گناہ معاف کئے۔ بلکہ ہم نے
خواجہ عثمان کے جملہ مرید ان مرید تک کو بخشا۔

حضرت خواجہ کے ہزارون ہی کرامات مثل ان کے کہ آپ کا دریا سے پار
اوترنا اور پاؤن تر نہ ہونا۔ اور چند گھنٹہ تک آپ کا معہ ایک لڑکے کے
آگ مین رہنا اور اوسکا اثر نہ کرنا۔ علاوہ ان کے اور ہزارون ہی

آپ کی کراماتین مشہور ہین جو حیطۂ تحریر سے باہر ہین۔

پانچوین شوال ۳۰۲ھ کو آپ نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ مزار مبارک مکہ معظمہ مین قریب حجرہ مکہ شریف کے زیارت گاہ خلایق ہے۔

ذکر حضرت خواجۂ خواجگان معین الدّین حسن سنجری اجمیری چشتی رضی اللّٰہ عنہ

آپ رہنے والے سنجر کے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید غیاث الدین تھا ۵۳۷ھ ہجری مین آپ پیدا ہوئے۔ بارہ واسطون سے آپ کی نسبت امیر المومنین حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ سے ملتی ہے۔ بلدہ سنجستان مین آپ پیدا ہوئے۔ اور خراسان مین نشو و نما پائی۔ جب آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا تو ترکۂ پدری مین سے آپ کو صرف ایک باغ اور ایک چکی ملی تھی۔ ایک دن آپ کے باغ مین حضرت ابراہیم قندزی مجذوب تشریف لائے۔ آپ نے اونکی تعظیم کی اور ایک درخت کے

نیچے بٹھایا اور خوشہ انگور کا پیش کیا جبکو حضرت ابراہیم نے نوش کیا
اور پس خوردہ آپ کو عطا کیا آپ نے اوسے نوش جان فرمایا جسکے
کہاتے ہی فوراً نور باطن ظاہر ہو گیا۔ اور آپ کا دل بالکل دنیا سے
سرد ہو گیا۔ غرض تین ہی روز مین سب مال و اسباب فروخت کرکے
راہ خدا مین تقسیم کر دیا۔ پہر ایک مدت دراز تک سمرقند اور بخارا وغیرہ
مین سفر کرتے رہے اور حضرت شیخ حسام الدین بخاری سے قرآن شریف
حفظ کیا۔ اور علم ظاہری سے فراغت حاصل کرکے شہر عراق کی سیر کی
اور وہان سے قصبہ ہارون نواح نیشاپور مین پہونچکر حضرت شیخ المشایخ
خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے بیس برس تک اپنے
پیر و مرشد کے ہمراہ سفر مین رہکر مجاہدہ سخت فرمایا اور خرقہ خلافت پہنا
ستر برس تک آپ کا وضو سوائے قضائے حاجت کے نہین ٹوٹا
ساتوین روز پانچ مثقال نان خشک پانی مین ترکرکے نوش فرمایا کرتے تھے
قصبہ سبزوار مین یادگار محمد جو وہان کا حاکم تہا۔ اور بدمزاجی اور

فسق وفجور مین مشہور تہا - اسکی بے ادبیان حد سے زیادہ تجاوز کرگئی تہین
اصحاب کبار کی بے ادبی گویا وہ اپنا فخر سمجہتا تہا - یہ شخص جسکے منہ سے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام سنتا اوسکو بلا تکلف سخت
اذیت اور سخت ذلت دیتا - اتفاقاً ایک روز آپ بہی یون ہی سیر کرتے کرتے
اوسکے باغ مین داخل ہوئے - وہان کے لوگون نے اوس حاکم کی
بدمزاجی سے آپ کو مطلع کیا اور باغ مین ٹہرنے سے روکا - آپنے اونکے
کہنے پر کچہہ التفات نہ کیا اور اپنے کام مین مصروف رہے - اتفاق سے
یادگار محمد معہ ہمراہیان اوس باغ مین آیا اور آپ کو دیکہتے ہی مثل بید
کے تہرانے لگا اور چہرہ اوسکا زرد ہوگیا حتےٰ کہ تہراتے تہراتے زمین پر
چارون شانے چت گرکر بے ہوش ہوگیا - آپ نے تہوڑا سا پانی اپنے
خادم سے طلب کرکے اوسکے منہ پر ڈالا جس سے اوسے ہوش آیا - آپنے
اوس سے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے برے عقیدے سے تائب ہو اوسنے
توبہ کی اور معہ ہمراہیان آپ کا مرید ہوا - آپ نے تہوڑی سی تلقین باطن

فرماکر اونے توجہ سے واصل بحق کیا اور خرقۂ خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

سیر العارفین مین مرقوم ہے کہ شہر بلخ مین مولانا ضیاء الدین نامی ایک نامی حکیم تھا اور اپنے کام مین بہرۂ کامل رکھتا تھا۔ مگر علم تصوف اور صوفی لوگون سے محض بے عقیدہ تھا۔ اوسکے مدرسے مین آپ سیر کنان تشریف لے گئے حکیم مذکور نے جوقت آپ کو دیکھا سوا اسکے اور کچھہ نہ بن پڑا کہ بے اختیار ہوکر آپ کے قدمون پر سر رکھدیا۔ آپنے اپنا پس خوردہ اوسکو عطا فرمایا اوسنے چند ہی لقمہ نوش کئے ہونگے فوراً ہی زنگار فلسفیات اوسکے سینے سے دور ہوگئے اور نور باطن سے اوسکا سینہ منور ہوگیا اوسنے فلسفہ کی جملہ کتابین دریا مین ڈالدین اور آپ سے بیعت حاصل کرکے راہ خدا کی جستجو کی۔ آپ نے اوسے اپنی اونے توجہ سے کامل اکمل کردیا۔ اور خرقۂ خلافت عطا فرماکر شہر بلخ مین تعین فرمایا۔

سیر الاقطاب مین مرقوم ہے کہ آپ مدینۂ طیبہ مین حاضر ہوئے۔ روضۂ

مبارک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے آواز آئی کہ اندر آؤ آپ اندر گئے
جمال با کمال آنحضرت سرور کائنات سے مشرف ہوئے ۔ اور آپ کو ہند الولی
کا خطاب ہو کر ارشاد ہوا کہ ملک ہندوستان میں کفر اور ضلالت زیادہ ہے
وہاں جاؤ وہان سے اوکھاڑ دو اور اسلام کو ترقی دو ۔ اور اجمیر شریف
آپ کا مسکن قرار دیا ۔ علاوہ اسکے آپ کو ایک انار بہشتی بھی مرحمت ہوا
آپ کو حیرت دامنگیر ہوئی ۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہندوستان اور اجمیر کہان ہے ۔ آنحضرت صلعم نے طرفۃ العین مین تمام عالم
کو از شرق تا غرب از جنوب تا شمال معائنہ کرایا اور اجمیر کے قلعہ اور
پہاڑون کا نشان تبایا ۔ اسی وجہ سے آپ ہند الولی عطائے رسول
مشہور ہوئے ۔ آپ مدینہ سے بارادہ اجمیر معہ چالیس درویشون کے جو آپ ہی کے
خادم تھے براہ غزنی و لاہور روانہ ہوئے ۔ اوس وقت اجمیر شریف
کا فرمان روا راجہ پتھورا تھا جسکی ماں بہت بڑی ساحرہ تھی ۔ اوسنے بارہ
برس پہلے اپنے بیٹے راجہ پتھورا سے خبر کردی تھی کہ ایک درویش آویگا

اور تیرا دین مٹاوے گا اور اسلام کو روشن کریگا۔ دیکھو تم بمنت پیش آنا
اور نہایت تواضع وتکریم کرنا۔ ورنہ تیری جان جاتی رہے گی اور تمام
وکمال نشانات آپ کے آنے کے اوس ساحرہ نے بیان کردیئے اور آپکا
حلیہ بھی بتا دیا۔ راجہ نے بذریعہ فرمان اپنے ماتحت سرداروں کو آپ کا
حلیہ لکھہ بھیجا کہ جو فقیر اس حلیہ کا تمہارے علاقے مین آوے اوسکو روانہ
اجمیر کرو۔ لوگ تو آپ کی تلاش مین تھے ہی کہ حضرت خواجہ بھی براہ لاہور
قصبہ سمانہ علاقہ پٹیالہ مین تشریف لائے۔ راجہ کے آدمیون نے آپ کا
حلیہ مطابق پاکر التماس کیا کہ آپ کے واسطے ایک آرام کی جگہہ تجویز کی ہے
آپ وہان قیام فرماوین۔ اوسوقت آپنے مراقبہ فرمایا دیکھا کہ جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ان لوگون کا قول ہرگز
قبول نہ کرنا۔ ان کی نیت نیک نہین ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ نے ایسا
ہی کیا وہان سے براہ راست دہلی تشریف لائے۔ راستے مین کوئی بھی
شخص متعرض آپ کے حال کا نہین ہوا۔ جو کوئی خیال فاسد آپ کی جانب

کرتا اوسکے بدن مین لرزہ پیدا ہوجاتا۔ کسیکو طاقت دم مارنے کی نہین تھی

ایک شخص اپنی بغل مین ایک تیز چھری دباکر آپ کے شہید کرنے کی غرض سے

آیا۔ چونکہ آپ غیب دان تھے آپ کو اوس کے ارادے سے فوراً واقفیت حاصل

ہوگئی۔ جبہی آپ نے فرمایا کہ اے شخص تو اپنے ارادے کی تکمیل کیون نہین کرتا۔

اس کہنے سے وہ شخص فوراً کانپنے لگا اور وہ چھری اوسکی بغل سے سامنے

گر پڑی۔ اوسنے توبہ کی اور مسلمان ہوا۔

ایک اور شخص آشفتہ خاطر اور نہایت بیتاب آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور

عرض کیا کہ حاکم ظالم نے میرے بیٹے کو بے جرم قتل کر ڈالا۔ چونکہ آپ منصف

ہین آپ سے انصاف طلب کرتا ہون۔ آپ نے اوسکی حالت پر رحم فرمایا اور

خود اوسکے ہمراہ اوسکے بیٹے مقتول کی لاش پر تشریف لے گئے۔ اور اوس

سر کو نعش سے ملاکر فرمایا کہ حاکم ظالم نے ناحق قتل کیا ہے بحکم الٰہی زندہ ہو

فوراً ہی وہ مردہ زندہ ہوگیا۔ آپ وہان سے واپس تشریف فرماکر جانب

اجمیر روانہ ہوئے حتے کہ روز عاشورہ سنہ ۵۶۱ ہجری مین اجمیر داخل ہوکر

بیرون شہر ایک درخت کے سائے مین قیام فرمایا۔ لوگ آپ کے مزاحم ہوے اور کہا کہ اس جگہہ پر والی شہر کے اونٹ بٹہا کرتے ہین آپ یہان سے اوٹہہ جائیے آپ نے فرمایا کہ اچہا اونٹ بیٹہے رہین اور ہم اوٹہے جاتے ہین۔ غرض کہ آپ نے اوس مقام کو چہوڑ دیا اور وہان سے آکر اناساگر تالاب واقع اجمیر کے کنارہ قیام فرمایا۔ آپ کے فرمانے کے بموجب اونٹون کا یہ حال ہوا کہ جیسے بیٹہے تہے ویسے ہی بیٹہے رہے سینہ زمین سے چپک گیا۔ تب تو سب لوگ آہ وزاری کرنے لگے اور نادم ہوکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ آپ نے بنظر ترحم فرمایا کہ جاؤ تمہارے اونٹون کو خدا کی درگاہ سے اوٹہنے کا حکم ہوگیا۔ ساربانون نے جب اونٹون کو جاکر دیکہا تو وہ کہڑے تہے۔

اناساگر تالاب کے اردگرد صدہا بت خانہ تہے۔ ان بت خانون مین روزانہ کئی من تیل اور پہول صرف ہوتے تہے۔ آپ نے وہان پر بسم اللہ کہکر ایک گای حلال کی اور سب ہمراہیونکو اوسکا گوشت کہلایا۔ تب تو وہان کے بت پرست سخت مارنے ہوئے اور در پے ایذا ہوئے۔ آپ نے ایک مٹہی خاک کی اون کی طرف

پھینکدی جسپر وہ خاک پڑی جسم اوسکا خشک ہوگیا اور حس و حرکت اوسکی جاتی رہی جو لوگ بچے وہ بھاگ گئے اور رام دیو مہنت جو اوس قوم کا سردار تھا مسلمان ہو کر آپ کا مرید ہوا۔ آپ نے تھوڑا سا پانی اوسکو پلایا جس سے اوسکا سینہ نور باطن سے منور ہوگیا۔ آپ نے اوسکا نام شادی دیو رکھا۔ آپ کا ایک خادم انا ساگر تالاب مین نہانے گیا وہان کے برہمنون نے اوسے نہانے نہ دیا۔ آپ نے اوس خادم سے فرمایا کہ چھاگل مین پانی بہرلو اور اوسکو اوٹھا لاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ فوراً ہی سارا تالاب اور چشمہ کا پانی خشک ہوگیا۔ یہان تک نوبت پہونچی کہ اوس مقام کے چار پایون اور زچہ عورتون کا دودہ بہی خشک ہوگیا۔ جب یہ خبر راجہ کو پہونچی تب تو وہ بہت حیران ہوا اور بدنیتی سے اپنے محل کے باہر نکلنا چاہتا تھا کہ فوراً ہی اندھا ہوگیا جب اوسنے نیت نیک کی بینا ہوگیا۔ چنانچہ اوسنے اسیطرح سات مرتبہ ارادہ کیا اور نیک نیتی اور بدنیتی کا نتیجہ دیکھتا گیا۔ اسکے بعد اجی پال جوگی جو بہت بڑا ساحر تھا اوسکو اوسکے پندرہ سو چیلونکے ساتھ جنمین سے ہر ایک اجی پال ثانی تھا معہ پندرہ سو جادو کی چکرون کے روانہ کیا۔ ان مین سے ہر ایک ایک ہی

اژدہے خونخوار پر سوار تھا۔ جب آپکو اس واقعہ سے اطلاع ہوئی۔ آپ نے ایک حصار فرماکر اپنے سب خادمون کو اوس مین محفوظ کیا۔ اجی پال اور اوسکے خادمون نے آتشین سحری چکر اور اژدہے خونخوار آپ پر پھینکنا شروع کئے۔ اور طرح طرح کی اپنے اپنے جادوونکی نیرنگیان دکھلائین۔ جو چکر اور اژدہا اوس حصار کے قریب پہونچتا خاک ہوکر گر پڑتا۔ یہان تک نوبت پہونچی کہ سب اژدہے اور چکر اسیطرح سے خاک ہوکر بیکار گئے۔ آخر اجی پال جوگی عاجز ہوکر عرض کرنے لگا کہ فقیر رحم دل ہوتے ہین۔ مخلوق خدا بغیر پانی کے ہلاک ہوئی جاتی ہے آپ رحم فرمائین۔ آپ نے اوسکی منت و عاجزی پر رحم فرماکر کہا کہ چھاگل مین جو پانی ہے اوسکو اوٹھا لے اور تالاب مین ڈالدے۔ ہرچند اجیپال نے تمام قوت اپنے اور اپنے سحر کی چھاگل کے اوٹھانے مین صرف کی مگر وہ چھاگل ہلا تک نہین۔ آپ نے فرمایا کہ یہ چھاگل جادوگرون کا نہین ہے مردان خدا کا ہے۔ جو مردان خدا ہین وہ اسکو اٹھا سکتے ہین۔ آپ نے شادی دیو کو حکم دیا کہ چھاگل اوٹھا لا وہ چھاگل اوٹھا لایا اور حسب الحکم آپ کے اوسے تالاب مین لوٹ دیا۔ تالاب بدستور

پانی سے پر نہر ہو گیا اور چشمہ جاری ہو گئے - اجے پال بہت نادم اور شرمندہ
ہوا - اسکے بعد اجے پال ایک مرگ چھالے پر بیٹھکر اوڑا - آپ نے اپنی نعلین
مبارک کو ارشاد فرمایا کہ وہ بھی اوسکے ساتھہ آسمان پر اوڑے - کہنے کی دیر
تھی کہ نعلین اور اجیپال دونوں آسمان کیطرف اوڑکر حاضرین کی نظروں سے
غائب ہو گئے - تہوڑی دیر کے بعد اجی پال نمودار ہوا دیکھا تو ایک نعلین اوسکے
سر اور دوسری اوسکے منہ پر پڑ رہی ہے - اجی پال قدمو نپر گر گیا اور
عرض کیا کہ سبحان اللہ جسکی نعلین مین اسقدر قوت ہو وہ خود کیا کچھہ ہوگا
جسوقت آپ کی نعلین مبارک اونچی پہونچی ہیبت سے میرا دل کانپا - اوسیوقت
مین آپ کی ولایت پر ایمان لایا - اور اگر ایسا نہ کرتا تو ہرگز زندہ نہ رہتا
اسکے بعد اجی پال مسلمان ہوا - آپ نے اوسکو مسلمان کرنے کے بعد عبد اللہ
بیابانی نام رکھا - اور اوسکی حسب خواہش اوسکو عمر جاوید عطا فرمائی - اور
اجمیر کے پہاڑون مین اوسکو رہنے کے واسطے حکم دیا - اور یہ خدمت اوسکو
عطا ہوگی کہ جو کوئی ہماری زیارت کو آوے اور راستہ بھول جاوے

اوسکو راستہ بتادیوے اور جو ضرورت مسافر کو پیش آوے اوسکو انجام دیوے
چنانچہ اب تک ایسا ہی ہوتا ہے اور اسی پر یہ مثل مشہور ہے کہ "یا عبد اللہ بیابانی
بھونکے کو اَن اور پیاسے کو پانی"
القصہ جب راجہ تھہوا نے اجے پال جوگی اور رام دیو مہنت کا ایسا حال دیکھا نادم
اور شرمندہ ہو کر مزاحمت بیجا سے باز رہا۔ آپ اندرون شہر تشریف لے گئے
اور چند مکانات جہاں پر اب آپ کا مزار مبارک ہی تعمیر کرائے اور وہیں قیام
فرمایا۔ ایک روز راجہ تھہوا نے ایک مسلمان کو جو آپ کے متوسلوں سے
تھا قید کر دیا۔ آپ نے راجہ سے اوسکی سفارش کی۔ راجہ نے ایک نہ سنی
آپ نے سخت ناراض ہو کر ارشاد فرما دیا اور کہا کہ ہم نے راجہ کو زندہ گرفتار کیا
اور دیدیا۔ اس واقعہ کو ابھی تین روز بھی نہ گذرے تھے کہ سلطان معزالدین کا
لشکر غزنین سے یورش کر کے آیا اور راجہ کو زندہ گرفتار کر کے لے گیا۔
جب آپ کی عمر ۹۴ برس کی ہوئی۔ آخر جمادی الثانی ۶۳۳ھ ہجری کو بعد نماز
عشا کے حجرہ میں جسکو چلہ کہتے ہیں اور جو اناساگر کے قریب واقع ہے

تشریف لے گئے اور اندر سے حجرے کا دروازہ بند فرمالیا اور مشغول بخدا ہوئے

۶ رجب یعنے ساتوین روز ڈیڑہ پہرون چڑہے حجرے کا دروازہ خودبخود کہل گیا

خادم اندر گئے دیکہا تو آپ واصل بحق ہین اور پیشانی مبارک پر یہ جملہ بخط صاف

تحریر تہا اَنْتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِی حُبِّ اللّٰہِ۔ اسیوجہ سے چاندرات

سے چہٹی رجب تک آپ کا عرس شریف ہوتا ہے۔ روضہ مبارک آپ کا اجمیر

شریف مین زیارت گاہ خلایق ہے۔ ہر شخص وہان جاکر گوہر مراد اپنے دامن

مقصود مین رولتا ہے۔ راقم بہی ہر سال آپ کے تصرف کیوجہ سے عرس

مین حاضر ہوتا ہے۔ اللہ تعالے راقم کو اس دولت بے بہا سے تاحیات

مستفید رکہے۔ آمین یارب العالمین۔

ذکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رضی اللہ عنہ

لقب آپ کا بختیار رہنے والے قصبہ اوش علاقہ ماورالنہر ضلع فرغانہ اور

سید کمال الدین احمد موسے کے فرزند تہے۔ اور سید حسینی تہے۔ رسالہ

تاج المنور مین لکھا ہے کہ آپ ولی مادر زاد تھے۔ آپ نے شکم مادر ہی مین نصف قرآن
یاد کر لیا تھا۔ شب کو شکم مادر ہی مین ذکر الٰہی باواز بلند کیا کرتے تھے۔ یہانتک
کہ آس پاس کے لوگ بھی سنا کرتے تھے۔ جب آپ پیدا ہوئے مناجات الٰہی
باواز پڑہی اور سجدہ کیا جسکے معائنے سے سب مردمان خانہ اور ہمسایہ متعجب تھے
جو آپ کی زبان سے نکلتا ویسا ہی ہوتا۔ اور بوساطت حضرت خواجہ خضر
علیہ السلام بحکم پروردگار حضرت شیخ ابوالحفص اوشی رحمتہ اللہ علیہ سے بقیہ
نصف قرآن شریف یاد فرمایا اور علم ظاہری اور باطنی تحصیل کیا اور تہذیب
واخلاص و آداب شریعت وطریقت ومعاملات دینی وحالات یقینی حاصل کیئے
اور ماہ رجب ۵۲۲ھ ہجری مین روبرو شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ
احد الدین کرمانی اور شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمود اصفہانی بہ مقام بغداد
امام ابو اللیث سمرقندی کی مسجد مین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی
اجمیری رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے اور ریاضت و مجاہدہ مین مصروف ہوئے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس روز برابر خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ

کو حکم ہوا کہ قطب الدین خدا کا دوست ہے اوسکو خرقۂ خلافت پہناؤ چنانچہ
خرقۂ خلافت پہنایا گیا اور شہر دہلی کی ولایت سپرد ہوئی۔
سیر الاولیار مین مرقوم ہے کہ قباچہ والی ملتان آپ کی خدمت مین حاضر ہوا
اوسنے عرض کیا کہ حال مین ایک غنیم نے قلعۂ ملتان کا محاصرہ کر لیا ہے اوسکا
غم اور فکر ہے۔ آپ نے اوسکو ایک تیر مرحمت کیا اور فرمایا کہ اس تیر کو
غنیم کے لشکر کیطرف اپنی کمان مین رکھکر پہنکنا۔ اوسنے ایسا ہی کیا جسکے اثر
سے گروہ عدو پر ایسی دہشت غالب ہوئی کہ خودبخود بھاگ گئے۔ جب آپ
دہلی تشریف لائے سلطان شمس الدین بادشاہ دہلی نے آپ کے قدوم میمنت لزوم
کو نعمت عطیہ الہی تصور کیا۔ اکثر آپ کی خدمت مین حاضر رہتا تھا۔ اور آپ اکثر
حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے ساتھ صحبت رکھتے تھے اور متوکل محض تھے
ایک روز آپ کی اہل خانہ پر دو روز کے فاقے کی نوبت پہونچی۔ ایک بقال
آپ کے پڑوس مین رہتا تھا۔ اوسکی عورت سے آپ کی اہل خانہ نے کچھ
قرض لیا۔ آپ کو ناگوار ہوا۔ فرمایا کہ توکل مین قرض لینا منع ہے آیندہ

جب تمکو ضرورت ہووے ہمارے حجرے کے طاق مین ہمارا رومال رکہا ہے
اوس مین گرم کاک بقدر ضرورت پیدا ہو جاوینگے لیلینا۔ چنانچہ جب ضرورت
ہوتی اہلِ خانہ رومال کے نیچے ہاتہہ ڈالتین کاک گرم پیدا ہو جاتی۔ اہل وعیال
اور فقرا کا قوت اوسی سے ہوتا۔ محویت اور استغراق آپ مین اسقدر تہا کہ
آپ کے چہوٹے صاحبزادے کا انتقال ہوا آپ کو خبر نہ ہوئی بعد دفن کے مکان پر
تشریف لائے شور وغل رونے کا سنا آپنے سبب دریافت کیا حاضرین نے
عرض کیا کہ آپ کے صاحبزادے کا انتقال ہوگیا ہے۔ آپ نے بعد صد افسوس
فرمایا کہ اگر مجھکو پہلے سے خبر ہوتی تو جناب باری سے اوسکی حیات مزید
طلب کرتا۔ آپ کے تصرفات اور کرامات احاطۂ تحریر سے باہر ہین۔ عمر آپکی
۵۲ برس کی ہوئی۔ ایک روز سماع مین قوال یہ شعر پڑہتے تہے ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را　　ہر زمان از غیب جان دیگر است

آپ کو وجد ہوا تین شبانہ روز بیہوش رہے مگر نماز کے وقت ہوش آجاتا
تہا بعد انفراغ نماز پہر وہی حالت ہو جاتی تہی۔ چار روز تک وہی حالت رہی

پانچوین روز ۱۴ ربیع الاوّل ۶۳۵ھ کو وفات پائی مزار مقدس آپ کا پورانی دہلی محلہ مہرولی شریف مین واقع ہے۔

ذکر حضرت شیخ المشائخ بابا فرید الدین مسعود گنجشکر اجودہنی چشتی رضی اللہ عنہٗ

آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور رہنے والے قصبۂ کھتوال کے تھے جو علاقۂ ملتان مین واقع ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ مولانا وجیہ الدین کی بیٹی تھین ایک وقت اونکے گھر مین چور آیا اندھا ہوگیا۔ اوُسنے عہد کیا کہ اگر مین انکھیارا ہو جاؤن تو مین کبھی چوری نہ کرون گا۔ آپ کی والدہ نے باگاہی باطن چور کا ارادہ معلوم کر کے دعا کی فوراً چور کی آنکھین حالت اصلی پر آگئین دوسرے روز چور معہ زن و فرزند اپنے کے تائب ہوگیا اور مسلمان ہوا۔ آپ کی والدہ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا۔ آپ نے اٹھارہ برس کی عمر مین علم ظاہری اور باطنی سے انفراغ حاصل کیا اور مجاہدۂ سخت مین مشغول ہوئے۔ ہمیشہ روزہ دار شب بیدار رہتے حالت بیماری مین بھی افطار نہ فرماتے اور بہت سے تصرفات

آپسے ظاہر ہوئے ہین - گرڑ نامی ایک دیو تہا جوانسانون کا سخت دشمن تہا
اسنے سیکڑون آدمیون کو ہلاک کیا تہا گاؤن آباد نہین ہونے دیتا تہا -
جب آپ کو خبر ہوئی آپ نے اوسے بقوت باطن ہلاک کیا تب گاؤن آباد ہوا
آپ نے اوس گاؤن کا نام گرڑ رکہدیا - چنانچہ اسوقت تک وہ گاؤن بنام قصبہ
گرڑ علاقہ ناگپور مین موجود ہے - اوسی قصبہ مین ایک درخت املی کا ہے اوسکی
جسٹر مین بیٹھکر بارہ برس بناس تپی کہاکر اور بارہ برس کاٹہہ کی ٹکیا پیٹ پر
باندہ کر مجاہدہ فرمایا ہے اور اوسکے قریب ایک کنوان ہے اوسمین لٹک کر بارہ
برس نماز معکوس ادا فرمائی اور نفس کو آب و طعام سے محروم رکہا - ایک روز
اوس درخت کے پاس بنجارے لوگ مال تجارتی از قسم کرانہ بہت سے بیلون
اور خچرون پر لادے ہوئے نکلے - آپ نے دریافت کیا کہ اسمین کیا بہرا ہے
بنجارون نے بخیال اسکے کہ اگر سچ کہین گے تو اس فقیر کو مال مین سے کچہہ دینا پڑیگا
کہنے لگے کہ اسمین کنکر اور پتہر بہرے ہین - آپ نے جواباً فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا
بمجرد اس ارشاد کے بیل اور خچر بوجہہ سے بیٹھنے لگے ہر چند اونکے ہانکنے والے

چلاتے اور مارتے تہے مگر وہ بوجہ کیوجہ سے نہین چلتے تہے بیٹہے جاتے تہے
لاچار بنجارون نے بورون کو کہول کہول کر دیکہا تو سب مین کنکر اور تپہر بہرے
نظر آئے تب تو وہ بنجارے نہایت شرمندہ اور نادم ہوئے - کسی شخص
نے جو درویشون کی حالت سے واقف تہا اون بنجارون سے کہا کہ ان کنکر
اور تپہرون کو جنگل مین ڈالدو اور بناس پتی وغیرہ جنگل سے بورون مین
بہرکر پہر اوسی طرف سے بیلون اور خچرونکو نکالو اور اوس فقیر کی خدمت
مین حاضر ہوکر جو جو کرانہ مثل چہوارے وغیرہ کے بہرا تہا اوسکا نام لینا - چنانچہ
اون بنجارون نے ایسا ہی کیا اور آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ
ان بورون مین چہوارے اور کہوپرا اور الایچی لونگ وغیرہ بہرا ہے آپنے
فرمایا یہی ہوگا - دیکہا تو وہی کرانہ جو بنجارون نے بیان کیا تہا موجود ہے
بنجارے آپ کا یہ تصرف دیکہکر تارک الدنیا ہوگئے اور تمام مال و اسباب
راہ خدا مین بخوشی تقسیم کردیا - آپنے اون بنجارون سے فرمایا کہ تم اسی
صحرا مین رہو اور عبادت الٰہی مین معروف ہو - اونہون نے اپنی تمام عمر اوسی صحرا مین

نوکرانی مین بسر کی - آج تک وہ کنکر پتھر جو آپ کی بد دعا سے کرانہ کی ہو گئے تھے اوسی صحرا مین ملتے ہین - اور اون بنجارون کے مدفنون کی مخلوق زیارت کرتی ہے ۔

آپ وس مقام سے ملتان ہوکر اجمیر شریف مین داخل ہوئے جہان ایک ساحر تھا - اوسنے قوت سحر سے ایک پیپل کا درخت خشک کر رکھا تھا - آپ نے اوس درخت کو نیچے سے اوپر تک دیکھا فوراً ہی وہ درخت سبز ہوگیا - اوسکے بعد حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی کی خدمت مین حاضر ہوئے - حضرت خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی کے مرید ہو - چنانچہ آپ قطب صاحب کے مرید ہوے اور خرقۂ خلافت پہنا - اور صرف تین ہی روز کی صحبت مین جملہ مقامات فقر طے کئے - آپ کی اس محنت سے آپ کی پیر و مرشد بہت خوش ہوے اور آپ کو بھی اپنے پیر و مرشد سے انتہا درجہ کی محبت اور عشق تھا - اور آپ کو صرف وضو کرانے کی خدمت سپرد تھی - ایک روز تہجد کی نماز کے واسطے پانی گرم نہین رہا تھا اور اتفاق سے باورچی خانہ مین آگ بھی نہ تھی - آپ آگ کی تلاش مین شبکو

خانقاہ پیر و مرشد سے باہر نکلے۔ کسی شخص سے آگ طلب کی اوس نے کہا

کہ آگ بقیمت آنکھہ دیتا ہون۔ آپ نے فوراً ہی اپنی ایک آنکھہ چاک کرکے دیدی

اور فرمایا کہ آنکھہ جاتی رہے تو اچھا ہے مگر پیر و مرشد کو گرم پانی سے وضو کرانا

اونکی عادت کے موافق نامناسب ہے۔ آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ شیخ

فرید کا وجود گنجشکر ہے۔ آپ اوسی روز سے گنج شکر مشہور ہوئے۔ حالت

استغراق مین جو شئے آپ کے منہ مین چلی جاتی وہ شکر ہو جاتی۔

حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محبوب الٰہی فرماتے ہین کہ ایک روز مین

آپ کی خدمت مین حاضر تہا آپ نے ریش مبارک پر ہاتہہ پہیرا اتفاق سے

ایک بال ریش مبارک کا جدا ہو گیا۔ مینے اوسے التماس کر کے لے لیا اور

تعویذ بنا کر رکہا۔ جب مین دہلی مین آیا۔ جو کوئی بیمار میرے پاس آتا مین اوس

بال کو دہوکر پلا دیتا وہ بیمار فوراً ہی اچہا ہو جاتا۔ آپ جس شہر مین تشریف

لے جاتے صدہا تصرفات ظہور مین آتے اور جب مخلوق آپ کو گہیرتی تو آپ

اوس شہر کو چہوڑ دیتے ہے۔ آپ کو تنہائی زیادہ پسند تہی۔ اجودہن یعنی پاک پٹن شریف

متصل لاہور جہانکے لوگ نسبت اعتقاد تہی قیام فرمایا۔ کسی بزرگ نے وہان منادی کردی
کہ آج ہماری سواری بازار مین ہو کر گذریگی جو کوئی ہمین دیکھیگا۔ اوسپر آتش دوزخ حرام ہوگی
چنانچہ ہر شخص نے اون کی زیارت کی۔ مگر نظام الدین اولیا محبوب آلہی نے
جو بازار کو کچہہ سودا خرید نے تشریف لے گئے تھے زیارت نہین کی۔ آپ نے
زیارت نہ کرنے کا سبب دریافت کیا۔ حضرت محبوب آلہی نے کہا کہ میری جنت
وہی ہے جہان آپ کے قدم مبارک ہین۔ آپ کو وجد ہوا اور فرمایا کہ
کہ ایک دروازہ تیار کرایا جاوے چنانچہ دروازہ تیار ہوا۔ آپ حضرت
محبوب آلہی کا ہاتہہ پکڑ کے اوس دروازہ سے نکلے اور فرمایا کہ نظام الدین
اولیا جنتی اور اونکے باپ جنتی اور اونکے دادا جنتی اور اون کی نسات پشت
جنتی اور آج سے تا قیامت اس دروازہ سے جو شخص نکل جاوے گا وہ
جنتی ہوگا۔ چنانچہ ہر سال پانچوین محرم کو وہ دروازہ کہولا جاتا ہے
اور لوگ اوس سے نکلتے ہین۔ آپ کی عمر پچانوے برس کی ہوئی پانچوین
محرم ۶۹۰ ہجرے کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا پاک پٹن شریف مین

زیارت گاہ خلایق ہے۔

ذکر حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب آلہی بخاری و بدایونی چشتی رضی اللہ عنہٗ۔

آپ قصبہ بدایون مین صفر ۶۳۶ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار شیخ احمد ابن دانیال مقام غزنین سے بدایون مین تشریف لائے تھے۔ سراج الہدایا مین لکھا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے اوسوقت ایک نجومی آپ کے پروس مین رہتا تھا وہ اپنے دروازے پر بیٹھکر اکثر یہہ کہتا تہا کہ یہ بچہ جو پیدا ہوا ہے بزرگ ہوگا۔ کسینے اوس نجومی سے پوچھا کہ "کیا یہ بچہ گماشتہ ہوگا؟ نجومی نے جواب دیا کہ نہین بزرگ"۔ پھر کسینے پوچھا کہ "یہ بچہ ملک ہوگا؟ اوسنے کہا نہین بزرگ ہوگا" اسکے بعد پھر کسینے کہا کہ "کیا بادشاہ ہوگا؟ نجومی نے کہا نہین۔ بادشاہی اسکے پاؤن کے نیچے ہے۔ علاوہ اسکے جو کچھ اس بچہ کے بارہ مین مین دیکھتاہون اوس سے بہی زیادہ بزرگتر ہوگا۔ اور درویش کامل جسکے دروازے پر بڑے بڑے بادشاہ گرد پہرینگے۔

آپ نے مولانا علاؤ الدین اصولی بدایونی سے کہ جو کاملان روزگار سے تھے
علم ظاہری تحصیل فرمایا۔ رسالۂ گلشن اولیا رمین لکھا ہے کہ جب آپکی عمر چالیس برس
کی ہوئی آپ دہلی مین رونق افروز ہوئے۔ سلطان غیاث الدین بلبن نے کہ
بادشاہ وقت تہا۔ دانشمندان اور علماء دہلی کو جمع کر کے آپ سے مباحثہ
کی ٹھہرائی۔ آپ جملہ علماء پر غالب ہوئے۔ جس سے بادشاہ بہت خوش ہوا اور
خلعت فاخرہ آپ کو عطا فرمایا۔ فوائد الفواد مین لکھا ہے کہ جب آپ بدایون سے
دہلی تشریف لے گئے اوسوقت آپکے ہمراہ دو شخص تھے۔ ایک محمد عوض غوث ثانی کہ بزرگان
دین سے تھے۔ اور دوسرے صاحب کا نام حسین خندان تہا۔ جس جگہہ اثناء راہ مین
اندیشہ شیر اور خطرہ درندون کا ہوتا۔ محمد عوض غوث فرماتے کہ اے پیر تشریف
لاؤ۔ مین تمہاری پناہ مین ہون فوراً وہ خطرہ اور اندیشہ جاتا رہتا۔ آپ نے دریافت
فرمایا کہ تم پیر کسکو کہتے ہو۔ اونہون نے جواب دیا کہ شیخ فرید اجودہنی کو۔ جسوقت
آپ نے نام نامی حضرت شیخ موصوف کا سنا فوراً ہی آپ کو شوق اور ارادت اور تعلق
پیدا ہوا اوس روز سے آپ بعد ہر نماز کے دس مرتبہ نام حضرت شیخ فرید الدین کا

بطور وظیفہ کے پڑہا کرتے تھے۔ اخبار الاخیار مین لکہا ہے کہ آپ کو قاضی ہونیکا خیال
پیدا ہوا۔ شیخ نجم الدین متوکل برادر حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر سے درخواست کی کہ مین
چاہتا ہون کہ کہین کا قاضی ہو جاؤن۔ شیخ نے کچہ جواب نہ دیا۔ دوبارہ پہر آپنے عرض کیا۔
شیخ نے جواب دیا کہ ”تو ہرگز قاضی نشوی اما چیزے دیگر شوی“ ایک روز آپ حضرت
خواجہ قطب الملت والدین کے روضۂ مبارک کی زیارت کے واسطے جاتے تھے
جہان ایک مجذوب کامل موجود تھے۔ جب اون سے ملاقات ہوئی تو اونہون نے آواز بلند
کہنا شروع کیا کہ اے نظام الدین! تم قاضی ہونا چاہتے ہو۔ مین تم کو بادشاہ
دین دیکہتا ہون۔ اوسیوقت سے آپ کے دل سے خیال قاضی بننے کا جاتا رہا۔
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خواب مین بشارت فرمائی کہ تم
اجودہن جاؤ۔ چنانچہ آپ بمقام اجودہن حضرت بابا شیخ فرید الدین گنجشکر رضی اللہ عنہ کی
خدمت مین حاضر ہوئے۔ حضرت بابا نے آپ کے پہونچتے ہی یہ شعر ارشاد فرمایا

ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ   سیلاب اشتیاقت جان ہا خراب کردہ

اور فرمایا کہ مین چاہتا تہا کہ ولایت ہندوستان کی کسی دوسرے کو دون۔ لیکن تم راہ مین تھے

مجھکو ندای غیبی ہوئی کہ نظام الدین بدایونی راہ مین ہین یہ ولایت اونکی ہے اونکو
دو- چنانچہ اوسیوقت باباصاحب نے آپ کو اپنا مرید فرمایا- اور کلاہ چہار ترکی مرحمت
فرمائی- چودہ برس آپ اپنے پیرومرشد کی خدمت مین رہے اور مجاہدہ سخت فرمایا
آپ کے پیرومرشد نے آپ کو بازار سے سودا خرید لانے کی خدمت سپرد فرمائی تہی الغرض
اور محبت پیرومرشد آپ کی ذات پر ختم تہی- آپ کے پیرومرشد نے خرقۂ خلافت عطا
فرماکر دارالخلافت دہلی کو روانہ فرمایا- آپ نے دہلی مین قیام فرماکر مخلوق خدا کو ہدایت
فرمائی- روزانہ آپ سے تصرفات ظہور مین آتے تہے- تجرید اور تفرید مین آپ یکتا تہے
۵ دردریای تجریدی گل بستان تفریدی بشکل وصورت انسان نمایان ذات الٰہی
آپ کی عمر چورانوے برس کی ہوئی- ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ یوم چہارشنبہ کو
عالم فانی سے رحلت فرمائی- مزار مبارک آپ کا غیاث پور دہلی شریف کے ایک محلہ
مین واقع ہے-

ذکر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اودہی چشتی رضی اللہ عنہ

آپ بہت بڑے عالم تہے- علمای زمانہ آپ کو گنج معانی کہتے تہے- آپ صوفیان

باتمکین اور بزرگان اہل یقین سے ہوئے ہین - اسم مبارک آپ کا محمود عرف شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی تہا - اور آپکے والد ماجد کا نام شیخ یحیی اودہی تہا اور فرخ بادشاہ کی اولاد سے تھے - آپ فیض آباد ملک اودہ مین تولد ہوے - ۲۵ برس کی عمر مین علم ظاہری سے فارغ ہوکر آپ نے درویشون کی صحبت اختیار فرمائی - اور شہر دہلی مین نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کے مرید ہوئے - اور خرقہ خلافت حاصل کیا - آپ کی ہمشیرہ صاحبہ رابعہ وقت تہین آپ اونسے ملنے کے لئے ملک اودہ تشریف لیجایا کرتے اور اپنے پیر بہائی شیخ برہان الدین کے مکان پر قیام فرماتے - ایک روز آپ نے اپنے پیر بہائی کو کچہہ ملول پایا اور اوسکا سبب دریافت کیا - اونہون نے جواباً کہا کہ ایک ٹوپی مجھکو حضرت پیرو مرشد نے عطا فرمائی تہی جس سے مجھے بہت کچہہ فیض اور برکت حاصل تہی وہ گم ہوگئی ہے ہرچند تلاش کیا مگر دستیاب نہین ہوئی - آپ نے مراقبہ فرمایا اور سر اوٹہاکر کہا کہ اندوہگین مت ہو ٹوپی مل جاوے گی چنانچہ دوسرے روز وہ ٹوپی ملگئی آپ ہمیشہ روزہ دار رہتے اور مثل اپنے پیر و مرشد کے متاہل ہی نہین ہوے -

بہت سے تصرفات آپ سے ظہور مین آئے ۔ آپ کے ہزارون مرید اور
خلیفہ تھے ۔ آپ کی عمر بیاسی برس کی ہوئی ۔ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۵ھ
کو جمعہ کے روز وفات پائی ۔ مزار مبارک آپ کا موضع چراغ دہلی مین جو مابین
مہرولی اور غیاث پور کے شہر دہلی مین واقع ہے زیارت گاہ خلایق ہے ۔

ذکر حضرت خواجہ مولانا کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ عنہ

آپ کا لقب علامۂ روزگار تھا ۔ مولانا عبد الرحمن صاحب کے فرزند دلبند
تھے ۔ دنیاوی علوم مین آپ کو پوری مہارت تھی ۔ ملک گجرات خاص
احمد آباد مین سکونت اختیار کرکے علم ظاہری اور باطنی حاصل کیا ۔ اور
تمام گجرات کو فیض پہونچاتے رہے ۔ اوسکے بعد دہلی مین اگر حضرت
نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے جو آپ کے ماموں تھے مرید ہوکر خرقۂ
خلافت پہنا ۔ اور خلق اللہ کو ہدایت فرمائی ۔ ۲۷ ذیقعدہ ۷۵۶ھ کو وفات
پائی ۔ مزار مقدس آپ کا پائین مزار حضرت چراغ دہلی کے واقع ہے

ذکر حضرت خواجہ شیخ سراج الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ

آپ مولانا کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ آپ نے اپنے والد ہی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت بھی آپ کو ملی۔ آپ علم ظاہری اور باطنی دونوں میں یکتا تھے۔ صاحب تصرف وکرامات تھے۔ جس پر آپ نظر فرماتے وہ کامل اور اہل ذوق ہوجاتا۔ وفات آپ کی غرہ جمادی الاول ۸۳۱ھ کو ہوئی۔ مزار مقدس آپ کا پاک پٹن شریف میں واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ شیخ علم الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ

آپ اپنے والد حضرت خواجہ سراج الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے۔ اور خلافت پائی۔ آپ کا نام علم الدین تھا ریاضت اور مجاہدہ میں یکتائے زمانہ تھے۔ اپنے مریدوں میں سے جس کسی کو آپ پابند شریعت نہ دیکھتے تلقین باطن نہیں فرماتے اور نہ خلافت دیتے۔ صدہا تصرفات آپ سے ظہور میں آئے۔ ۲۶ صفر ۸۴۰ھ کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا پاک پٹن شریف محلہ برکات پورہ میں واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ شیخ محمود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ اپنے والد ماجد حضرت شیخ علم الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے۔ ریاضت و مجاہدہ کے بعد خلافت پائی۔ لقب آپ کا شیخ راجن تھا۔ آپ جامع علم ظاہر اور باطن تھے۔ تھوڑے عرصے مین آپ کا مرید کامل ہو جاتا تھا۔ ۲۲ صفر ۹۴۰ھ کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا پاک پٹن شریف مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ شیخ جمال الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ

آپ اپنے والد حضرت شیخ محمود چشتی کے مرید ہوئے۔ اور خلافت پائی لقب آپ کا شیخ جمن تھا۔ علم ظاہری اور باطنی مین مشہور تھے۔ اپنے حال کے اخفا مین کوشش فرماتے تھے۔ لیکن پیر بھی بے اختیار تصرفات اور کرامات آپ سے ظاہر ہو جاتی تہین ۲۰ ذی حجہ ۹۵۹ھ کو آپ شہید ہوئے مزار شریف آپ کا احمد آباد گجرات محلہ شاہ پور نور مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ شیخ محمد حسن رضی اللہ تعالی عنہ

آپ اپنے چچا حضرت خواجہ جمال الحق و الدین چشتی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے
جن سے کہ خلافت بھی حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ میاں جیو بن
شیخ نصیر الدین ثانی تھا۔ آپ احمد آباد مین پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ۹۰ برس کی
ہوئی۔ ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۲ھ کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا احمد آباد گجرات
محلہ شاہ پور لور مین واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ شیخ محمد چشتی رضی اللہ عنہ

آپ مرید اور خلیفہ اور فرزند حضرت خواجہ شیخ محمد حسن چشتی رضی اللہ عنہ کے
تھے۔ آپ عالم ظاہر و باطن تھے اور بہت بڑے صاحب تصرف اور تصانیف
تھے۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا احمد آباد
مین آپ کے والد ماجد کے مزار شریف کے متصل ہے۔

ذکر حضرت خواجہ مولانا محی الدین ابو یوسف یحیی مدنی چشتی رضی اللہ

نام آپ کا محی الدین لقب آپ کا یحییٰ تھا۔ آپ مرید و خلیفہ اونیز پوتے حضرت خواجہ شیخ محمد چشتی رضی اللہ عنہ کے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ محمود بن شیخ محمد تھا۔ آپ بہت بڑے عالم ظاہر اور باطن اور صاحب تصرف تھے۔ حسب بشارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینۂ منورہ مین استقامت فرمائی اسیوجہ سے آپ کو مدنی کہتے ہین۔ آپ کی عمر ۹۰ برس کی ہوئی۔ اور ۲۲ صفر بقولے دیگر ۲۷ صفر ۱۱۲۲ھ کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا مدینۂ منورہ مین بمقام جنت البقیع متصل قبہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ واقع ہے۔

ذکر حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ

آپ شیخ صدیقی اولاد مین حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے اور حاجی نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اور رہنے والے شہر دہلی کے تھے۔ بعد تکمیل علم ظاہری کے مدینۂ منورہ مین جاکر حضرت خواجہ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ سے بیعت حاصل کی اور ریاضت و مجاہدہ کے بعد خرقۂ خلافت

پہنا۔ اورحسب الارشاد اپنے پیرو مرشد کے شہر دہلی تشریف لاکر طالبان راہ
خدا کو منزل مقصود پر پہونچا یا۔ آپ بہت بڑے صاحب تصرف وحال تھے۔حالت
سماع مین پابندی شرائط کی فرماتے تھے۔مجلس سماع مین غیر سلسلے والے کو نہین
آنے دیتے۔ دروازہ مجلس سماع کا بند کرا دیتے اور اوسپر پاسبان مقرر فرماتے
تاکہ غیر سلسلے والا نہ آنے پائے۔ آپ کی صحبت سے بہت شخص کامل ہوئے۔۲۲
ربیع الاول ۱۲۲۳ھ کو وفات پائی۔ مزار شریف آپ کا دہلی مین مابین جامع مسجد
و لعل قلعہ کے میدان مین واقع ہے۔

ذکر حضرت شاہ شاہان نظام الحق والدین اورنگ آبادی چشتی رضے اللہ عنہ

آپ کا نام نظام الدین لقب شیخ الاسلام والمسلمین تھا۔ آپ شیخ صدیقی تھے
اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کی اولاد مین تھے۔ آپ
قصبہ کاکوری لکھنؤ ملک اودہ مین پیدا ہوئے۔ اور بعد تحصیل علوم ظاہری اور باطنی
کے دہلی مین آکر حضرت شیخ کلیم اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے۔ اور

ریاضت و مجاہدہ کاملہ فرماکر ہزارہا طالبان راہ خدا کو فیض اور برکت سے
منزل مقصود پر پہونچایا۔ آپ اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ تھے۔ آپ نے حسب الارشاد
اپنے پیر و مرشد کے اورنگ آباد قیام فرمایا۔ یہان ہزارہا طالبان خدا آپ سے
فیضیاب ہوے۔ ۸۰ برس کی عمر مین ۱۲ ذیقعدہ ۱۱۴۲ھ کو آپ نے وفات
پائی۔ مزار شریف آپ کا اورنگ آباد مین واقع ہے۔

ذکر حضرت سیّد العاشقین سند المعشوقین مولانا فخر الدین دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ

آپ فرزند ارجمند حضرت نظام الدین اورنگ آبادی کے تھے۔ اورنگ آباد
مین آپ تولد ہوئے۔ حضرت شیخ کلیم اللہ دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ نے آپکے
تولد کی خبر پاکر آپ کا لقب مولانا صاحب تجویز فرمایا اور اپنا خاص لباس
مرحمت فرماکر آپ کے والد ماجد کو ارقام فرمایا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے ملک ہندوستان
کو نور ولایت و ہدایت سے منور کرے گا۔ جب آپ کی عمر ۱۶ برس کی ہوئی
آپ کے والد ماجد نے اپنا مرید کیا۔ اور خرقۂ خلافت بعد تلقین باطنی پہنایا

تہوڑے عرصے کے بعد آپ کے والد ماجد نے انتقال فرمایا۔ آپ حسب بشارت حضرت
خواجہ صاحب شہر دہلی تشریف لائے۔ تمام جہان کو نور باطن سے منور کیا۔ آپ
بہت بڑے صاحب تصرف تہے۔ درویشی کے اخفا رمین زیادہ کوشش فرماتے تہے
ظاہری وضع قطع آپ کی ایسی تہی کہ اہل ظاہر معترض رہتے۔ اوسوقت کوئی ایسا
درویش نہ تہا کہ آپ کو کامل نہین جانتا۔ اور آپ کی صحبت سے استفاضہ حاصل
نہ کرتا۔ آپ گاہے ماہے تہوڑا اون رہے بطور سیر کے اپنی خانقاہ شریف سے
باہر تشریف لیجاتے تہے۔ راستے مین جو کوئی طوائف مل جاتی آپ اوسکو کچہہ روپیہ
مرحمت فرماتے۔ اس غرض سے کہ روپے کیوجہہ سے وہ حرام سے محفوظ رہے
ظاہر لوگ خیال ناقص پیدا کرتے۔ ایک روز ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ
آپ میرے مکان پر تشریف رکہین اس شرط سے مین روپیہ لونگی۔ ہر چند آپ نے
عذر کیا مگر اوسنے نہین مانا۔ غرض کہ آپ اوسکے مکان پر تشریف لے گئے اور
جانماز بچہاکر ذکر آلہی مین معروف ہو گئے۔ علماء ظاہر نے یہ خبر پاکر خیال ناقص پیدا
کیا۔ قریب تین سو آدمیون نے اوس عورت کا مکان گہیر لیا۔ صبح کے وقت اوس عورت

سنے بصد افسوس آپ سے عرض کیا کہ میری تمنا دل کی دل ہی مین رہی - اور آپ ذکر و شغل
الٰہی سے فارغ نہین ہوئی - آپ نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیا پھر رات نہ ہوگی؟
آپ کی نظر پڑتے ہی فوراً وہ عورت اپنے پلنگ پر سے گر پڑی - اور بیتاب ہوکر
مکان کے باہر بھاگ گئی - جسکی طرف اوسکی نظر پڑی وہ وہین گر پڑا یہان تک کہ
سب کے سب بیہوش ہو ہوکر اپنے سرون کو کوٹتے تھے - جب ہوش مین آئے آپکے
قدمون پر آ آکر گرے اور اپنے عقیدۂ ناقص سے توبہ کی اور عفائے تقصیر چاہی - اور
آپ سے بیعت حاصل کی - پھر تو دہلی مین آپ کی ایسی دہشت غالب ہوئی کہ کوئی
دم نہین مارتا تھا - اور ایسے ایسے تصرفات آپ سے ظاہر ہوئے کہ احاطۂ تحریر سے
باہر ہین - آپ کے ہزارون مرید اور خلیفہ تھے ہر ایک نام آور کہ جنسے بہت کچھ تصرفات
اور کرامات ظاہر ہوئین - اکثر خلفا کا حال آپنے اپنے رسالۂ فخر الحسن مین ارقام
فرمایا ہے - ۲۷ جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ کو آپ کی وفات ہوئی - مزار فیض آثار
آپ کا دہلی محلہ مہرولی شریف مین عقب مسجد خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
اوشی رضی اللہ عنہ کے واقع ہے -

ذکر جناب قبلہ و کعبہ حضرت قطب العالم مدار الاعظم نیاز بے نیاز حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قادری چشتی رضی اللہ عنہ

جناب قبلہ فرزند ارجمند حاجی الحرمین حکیم آلی شاہ رحمت اللہ علیہ کے تھے آپ کی سات پشت کا شجرہ نسبی اسطرح پر ہے۔

حاجی الحرمین حکیم آلی حضرت شاہ محمد صاحب قبلہ قدس سرہ۔ بن حضرت شاہ عظمت اللہ صاحب قبلہ قدس سرہ محقق علوی سرہندی۔ بن حضرت شاہ ابراہیم علوی قدس سرہ ملتانی۔ بن حضرت شاہ آیت اللہ صاحب قبلہ قدس سرہ علوی اندیجانی ملتانی۔ بن حضرت شاہ حکمت اللہ صاحب قدس سرہ علوی اندیجانی۔ بن حضرت شاہ محمد صاحب قبلہ قدس سرہ علوی اندیجانی۔ بن حضرت شاہ احمد صاحب قبلہ قدس سرہ علوی اندیجانی۔

یہ سب حضرات کامل صاحب باطن تھے۔ اور اکثر ان مین سے بادشاہ ملک اندیجان بھی تھے جو کسی زمانے مین پایہ تخت بخارا کا تھا۔ حضرت شاہ آیت اللہ

صاحب ترک سلطنت فرماکر ملتان مین تشریف فرما ہوئے - علے ہذا - حضرت
شاہ عظمت اللہ صاحب سرہند کو تشریف لے گئے - اسیوجہ سے جناب قبلہ
سرہندی اور ملتانی اور اندیجانی مشہور تھے - آپ کی پیدائش سرہند مین ہوئی
اور نشو نما آپنے شہر دہلی مین پایا - جناب قبلہ بسم اللہ کے روز تک ۱۷ پارہ
قرآن شریف کے پڑہ چکے تھے - جب بسم اللہ پڑہانے کا دن آیا تب آپکی والدہ
صاحبہ نے آپکو حضرت مولانا سعید الدین صاحب چشتی نظامی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جو آپکے
ناناصاحب تھے بغرض آغاز بسم اللہ بھیجا - آپ نے بخیال اسکے کہ عمر چہار سالہ مین
یہ سترہ ۱۷ پارہ پڑہ چکے ہین آغاز بسم اللہ کی ضرورت نہ دیکھی - صرف آپ کے
ہاتہہ پر اپنا ہاتھہ رکھکر کلمۂ توحید سے مشرف فرمادیا - آپ نے علم ظاہری اور
باطنی شہر دہلی مین تحصیل فرمایا - ۱۷ برس کی عمر مین آپ کے فضیلت کی پگڑی
باندہی گئی - اور سید العاشقین سند المعشوقین مولانا فخر الدین محمد دہلوی کے
مرید ہوئے - جناب مولانا صاحب نے بیعت کے وقت وہ بیعت ہی جو آپکے
ناناصاحب نے اپنا ہاتہہ آپ کے ہاتہہ پر رکھا تہا جائز اور قایم رکہی - اور

بعد ریاضت اور مجاہدۂ کامل کے خرقۂ خلافت پہناکر سنتھر بانس بریلی کو روانہ
کیا ۔ چنانچہ آپ بریلی مین تشریف لائے ۔ اور خلق اللہ کو ہدایت فرمائی ۔ اور
حسب الایماء اپنے پیر و مرشد کے حضرت سید العرب والعجم عمدۃ الاولاد غوث الاعظم
سید عبد اللہ صاحب قادری بغدادی رضی اللہ عنہ سے خاندان قادریہ شریف
مین بیعت اور خلافت حاصل فرمائی اور خاندان نقشبندیہ قدیمیہ مین حاجی الحرمین
حکیم آلہی شاہ محمد صاحب نقشبندی یعنے آپ کے والد ماجد سے آپ کو بیعت اور
خلافت حاصل تھی ۔ آپ کی والدہ ماجدہ بعرف جناب حضرتہ شاہ غریب نواز
رحمت اللہ علیہ بہت بڑی کاملہ ۔ رابعہ وقت دیکھنے والین حضرت سید محی الدین
دیاسنامی کی تھین ۔ اور حضرت سید محی الدین دیاسنامی مرید اور خلیفہ حضرت
شیخ سوندہا حق نما لودہیا لوی کے تھے ۔ اور حضرت شیخ سوندہا مرید اور
خلیفہ حضرت شیخ محمد قادری کے تھے ۔ اور حضرت شیخ محمد قادری خلیفہ اور مرید
حضرت سید عبد الوہاب قادری کے تھے ۔ اور حضرت سید عبد الوہاب صاحب
مرید اور خلیفہ حضرت غوث الاعظم سید محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی

رضی اللہ عنہ کے تھے ۔ اس شمار سے جناب قبلہ کو پانچوان واسطہ حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہے ۔ ایسا تقرب دوسرے کو اسوقت
مین نہین ہے ۔

حضرت شاہ غریب نواز فرماتی نہین کہ جب مین نے اپنے پیر و مرشد سے
بیعت کی تھی تو مجھکو آپنے دو مرتبہ بیعت فرمائی ۔ مینے باعث بیعت ثانی کا دریافت
کیا ۔حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک فرزند تمھارے بطن سے تولد ہوگا اور
مین اوسوقت نہ ہونگا ۔ مینے اوسکی روح کو تمھاری صورت مین بیعت کیا ہے
اسیوجہ سے حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قبلہ کو بواسطہ شاہ غریب نواز
صاحب کے بھی فیض باطنی حاصل تھا ۔ اور جو آپ نے حضرت شاہ عبداللہ صاحب
قبلہ بغدادی قدس سرہ العزیز سے جنکا خاندان قادریہ شریف تھا بیعت اور
خلافت حاصل کی تھی یہ اوسیکا سبب تھا کہ جو آپ کی والدہ ماجدہ کے ذریعے
سے آپ کی روح کو بیعت حاصل ہوئی تھی جکا ذکر آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین
کسیقدر خوارق عادات اور تصرفات بطور مشتے نمونہ از خروارے جناب قبلہ کے

درج ذیل ہین۔

ایک روز شیخ غلام حسین صاحب صوفی ساکن بریلی کا برادرزادہ جسکی عمر دو سال سے بھی کم تھی بیمار ہوگیا۔ ہرچند دوا اور دعا کی مگر بیماری کو طول ہوتا گیا۔ آخر بیماری کی یہان تک شدت ہوئی کہ بچے نے دودہ پینا بھی ترک کردیا۔ آنکھین پھر گئین حالت نزع طاری ہوگئی۔ اس حالت مین اوس بچے کو جناب قبلہ کی خدمت مین حاضر کیا۔ آپ نے کچہہ دم کرکے پھونکا۔ اوسیوقت اوسنے آنکھہ کھولدی۔ سانس جو بے ٹھکانے تھی ٹھکانے سے آن لگی۔ بجز ضعف کے کوئی بیماری باقی نہ رہی

ایک صاحب۔ حافظ ذوالفقار نامی جناب قبلہ کے مریدون مین سے تھے دفعتاً بیمار ہوگئے۔ اور ایک درد اونکے ایسا پیدا ہوا کہ بے تاب اور بے قرار ہوکر ایسا چلاتے تھے کہ سننے والے نہایت پریشان ہوتے تھے۔ تصے کہ جناب قبلہ کے کان تک اس شور و غوغا کی آواز پہونچی۔ آپنے فرمایا کہ کہدو وہ اپنا منہ بند کرلے۔ اور آواز نہ نکالے درد جاتا رہیگا۔ بمجرد آپ کے فرمانے کے درد نام کو باقی نہ رہا۔ بالکل صحت ہوگئی۔

راجہ رتن سنگہ۔ زخمی تخلص۔ ایک روسائے شہر لکھنؤ سے تھے۔ ان کی ریاست کا کچہہ علاقہ شہر بریلی مین بھی تہا۔ وہ ایک دن جناب قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مین نے اپنے قبایل کو لکھنؤ سے یہان طلب کیا ہے۔ اثنائے راہ مین ایک مقام پر سخت لوٹ مار ہوتی ہے جہان سے مسافر کا بخیریت آنا دشوار ہے لوٹیرون کی یہ عادت ہے کہ مسافر کو بہت کم بخیریت چہوڑتے ہین ذرا بہی مسافر نے مال دینے مین تامل کیا اونہون نے اوسکو فوراً ہی ہلاک کیا۔ مجھے اسوجہ سے سخت تردد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے تاریخ و نشان اور پہونچنے کے وقت اور اوس منزل کے پتہ سے مطلع کر رکھو مین ہمراہ ہوکر تمہارے قبایل کو خطرہ سے صحیح سالم لے آونگا۔ چنانچہ راجہ مذکور نے حساب کر کے ظاہر کردیا اسکے بعد ہر روز آپ کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا۔ اسکے چہ تہے یا پانچوین روز اوسکے قبایل صحیح وسالم باامن وامان بریلی آپہونچے۔ اور بیان کیا کہ جناب قبلہ وکعبہ ہمارے ہمراہ تہے اسوجہ سے ہم کو کوئی گزند نہین پہونچا۔ راجہ رتن سنگہ کو اخبار نویسی کی خدمت کے بعد منصب

میر منشی کا شاہ اودہ سے عطا ہوا۔ چند سال کے بعد راجہ مذکور مورد عتاب ہوا اور اپنے عہدہ سے معزول ہوا جسکی وجہ سے وہ نہایت پریشان اور مضطرب ہوکر جناب قبلہ کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کیا۔ آپنے فرمایا کہ تم فلان روز اور فلان وقت اپنے اوسی عہدے پر بحال ہوگے علاوہ اسکے خلعت سے بہی ممتاز ہوگے۔ چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا۔

جناب قبلہ موصوف کو آخر عمر مین حالت استغراق و محویت کی بہت غالب تہی یہان تک کہ روزمرہ کے حاضر ہونے والے شخصون کو بہت کم پہچانتے تہے۔ اور نام کسیکا زبان پر نہین آتا تہا۔ صرف اشارات اور کنایات سے مطلب ادا کرتے تہے جو حاضرین کی سمجہہ مین بدقت آتا تہا۔ چنانچہ ایک روز آپنے فرمایا کہ "اوسکو لاؤ"۔ حاضرین نے عرض کیا کہ کسکو۔ آپ نے چند بار اسیطرح سے فرمایا کہ "وہ جو میرا ہے اوسکو لاؤ"۔ یہ بات بہی کسیکی سمجہہ مین نہ آئی کہ آپ کسکو طلب فرماتے ہین۔ پہر لوگون نے دریافت کیا۔ تب آپ نے دست مبارک سے ایک طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا کہ "وہ

چھوٹا سا ہے اور روز آتا ہے۔ اور میرے پاس رہتا ہے" لوگون نے عرض کیا
کہ کیا شیخ غلام نبی؟ آپنے فرمایا۔ ہان! چنانچہ اونکو بلا کر حاضر کیا گیا۔ آپ نے
مٹی بند کرکے تین بار اپنے شکم مبارک کی طرف سے شیخ غلام نبی کے شکم کی
طرف لیجا کر فرمایا کہ "جو کچھ اس مین ہے وہ اسمین (یعنے شیخ غلام نبی کے شکم مین)
آیا۔ اسیطرح تین مرتبہ آپنے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اوسی روز سے جناب شیخصاحب
کو قوت باطنی زیادہ ہوگئی۔

میر اکبر علیصاحب ساکن بریلی جو جناب قبلہ کے خادمون سے تھے
وہ فرماتے تھے کہ " راجہ رتن سنگہ نے ایک مقدمہ سخت میری معرفت آپکی
حضور مین پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے فرصت نہین ہے کہ کسیکا کام کیا جاوے
اور میرے کام مین ٹرا ہرج ہوتا ہے۔ مینے عرض کیا کہ خادمون مین سے
کسیکو حکم ہوجاوے تاکہ وہ اتنا دریافت کرلیوے کہ یہ کام ممکن ہے یا نہین
اگر ممکن ہے تو راجہ سے اقرار کیا جاوے ورنہ اوسکو جواب دیا جاوے
یہ سنتے ہی آپ کو ایک طرحکا غیظ آیا۔ اور غصہ کیوجہ سے آپ کانپنے لگے

اور فرمایا پہر تو کہو تو نے کیا کہا۔ مین اوسوقت سرنگون ہوگیا اور کچہہ نہ بولا۔
تہوڑی دیر کے بعد جب آپ کا غصہ فرو ہوا تب آپنے فرمایا کہ کام ممکن پر اقرار
کرنا اور غیر ممکن پر انکار کرنا فقرا کا کام نہین ہے۔ بلکہ یہ کام اہلِ قرب کا
ہے۔ فقرا کے وہ طریق مقرر ہین کہ جس چیز کا وجود نہ ہو اوسکو پیدا
کرلیا کرتے ہین۔ یہ کیا کام ہے جسکے واسطے تم کہتے ہو۔

ایک روز ایک دوسالہ لڑکی کو ایک صاحب آپکے حضور مین
لائے جو مرض سے جان بلب تہی اور قریب تہا کہ اوسکی جان پر واز کر جائے
آپ نے اوسکو سر سے پا تک ملاحظہ فرمایا ہر نظر مین اوسکو صحت ہونا شروع
ہوئی۔ چہہ سات مرتبہ کی نظر سے وہ لڑکی صحیح الجسم ہوگئی اور شفائے کامل پائی

سید قدرت۔ جو حضرت اچہے میان صاحب کے خلیفہ تھے
ایک روز شہر بریلی آئے۔ اور آپ کی خانقاہ مین مقیم ہوئے۔ اتفاق سے
اوس شب کو خانقاہ مین کچہہ کہانا نہین پکا تہا اسوجہہ سے سید صاحب کو کہانا
نہین دیا گیا۔ سید صاحب موصوف نے صبح کو شدت اشتہا سے قصد کیا کہ

فدن خان ساکن شاہجہان پور جو اون روزون بریلی مین وارد تھے اونکے
پاس جاکر کچہہ کہانا کہا آون بجزاونکے اس ارادے کے جناب قبلہ نے اونکو
اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تم نے راہ درویشی مین قدم رکہا ہے ایسی بے صبری
تمکو نہین چاہیئے۔ صرف ایک وقت کے کہانا نہ کہانے سے مضطرب ہوکر اور
فقیر کا گہر چہوڑکر دنیا دار کے یہان جاتے ہو۔ یہ کون طرز درویشی ہے
تہوڑا صبر کرو کہانا آتا ہے۔ ابہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ اتنے مین ایک بہنگی
جسمین ہر قسم کا کہانا موجود تہا نواب عمر خان بریلوی کے مکان سے جنکے
لڑکے کی شادی تہی آپہونچی۔ اوس مین سے جناب قبلہ نے کچہہ کہانا سید صاحب
کو مرحمت فرمایا۔ چونکہ اوس کہانے مین قورمے کا سالن تہا۔ اسوجہہ سے
سید صاحب نے بباعث وردخوانی کہانے سے عذر کیا۔ جناب قبلہ نے
فرمایا کہ اگر تم گوشت کہانے سے پرہیز کرتے ہو تو کیون نہین اپنے پیرون
سے کہکر گوشت کو دال سے بدل کرا لیتے ہو۔ سید صاحب نے عرض کیا کہ
مجہسے کوئی ایسی بجا آوری خدمت پیران عظام اپنے کے نہین ہوئی ہے

ہے کہ اوس خصوصیت کی نظر سے اس سالن کی تبدیلی کے واسطے عرض کرون اور نہ یہ مرتبہ مین خود اپنا جانتا ہون کہ مجہ ادنے کی عرض ایسے پیران عظام کی حضور مین قبول ہو گی۔ تب جناب قبلہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ تم کو ایسا ہی عقیدہ چاہئے۔ اوسکے بعد آپنے کہانے کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ شیرمال کو فرنی سے کہاؤ اسمین کچہ نقصان نہین ہے۔ جون ہی سید صاحب نے ایک رکابی کے اوپر سے شیرمال کو اوٹہایا تو مونگ کی دال تشتر بہری ہوئی پائی۔ تب آپ نے تبسم فرمایا کہ میان قدرت علی دیکہو تمہارے پیرون نے قورمے کو مونگ کی دال کردیا۔ تب سید صاحب نے عرض کیا کہ یہ سب آپ کا تصرف ہے۔

ایک مرتبہ میان نظام الدینصاحب متولی اجمیر شریف نے جناب قبلہ سے عرض کیا کہ سینے سنا ہے کہ اولیاء کی کئی صورتین ہوتی ہین۔ اون مین سے آپبہی اپنی چند صورتون کو دکہلائے۔ آپ نے اوّل تو عجز و انکساری فرمائی۔ جب متولی صاحب نے زیادہ اصرار کیا تب آپ نے فرمایا کہ دروازہ بند کردو۔ جب وہ دروازہ بند کر کے واپس آئے تو دیکہا کہ آپ کی ایک صورت مین

سے دو صورتین ہم شبیہ پیدا ہو گئین۔ اور فرمایا کہ نزدیک آؤ۔ یہ حالت دیکھتے
ہی میان نظام الدین کے جسم مین لرزہ پیدا ہوا اور قریب تہا کہ گر پڑین تب آپنے
فرمایا کہ میان نظام الدین اسی مضبوطی پر ہماری صورتین دیکھنے کا آپ نے ارادہ
کیا تہا۔ یہ اصلی صورت ابہی تمکو نہین دکہلائی ہے۔ یہ صورت بشری ہے
جسکو تم دیکہکر ڈر گئے۔ خوف نہ کرو ہمارے پاس آجاؤ۔ تب اون کا خوف
رفع ہوا اور نزدیک آئے۔ بعد کو اون تینون صورتون کی ایک صورت
ہو گئی۔ اور فرمایا کہ اس بات کا کسیسے ذکر نہ کرنا تمہاری خاطر سے ایسا ہوا۔

ایک بیگم صاحبہ بادشاہ اودہ نے میان محمد فخر عالم صاحب خلیفہ
جناب قبلہ و کعبہ کی معرفت اپنے اولاد ہونیکے واسطے آپ سے رجوع کیا۔ آپنے
اپنا تہوڑا سا اوگال مرحمت فرمایا۔ اور نیت اوس بیگم کی یہ تہی کہ اولاد ہونے
کے بعد آپ کو ایک لاکہہ روپیہ نذر دونگی۔ جبوقت وہ اوگال کہلایا گیا۔ اوسیدن
اون بیگم صاحبہ کے حمل قرار پایا۔ یہان تک کہ سات مہینے گذر گئے اتفاق
سے ایک روز اون بیگم صاحبہ کی کسیقدر طبیعت علیل ہو گئی۔ اور بیگماتون نے

ان بیگم کو بہکایا کہ فلان مجذوب جو لکھنومین رہتے ہین تم اون سے رجوع کرو۔ تمہارا یہ لاکھ روپیہ بھی بچ جاوے گا۔ چونکہ عورات ناقص العقل ہوتی ہین وہ بیگمین ان بیگم کو اون مجذوب کے پاس لے گئین۔ اور حمل کا حال بیان کر کے رجوع کیا۔ یہ بات میان محمد فخر عالم صاحب کو نہیت ناگوار ہوئی۔ اونہون نے بذریعہ عرضی جناب قبلہ کو اطلاع دی۔ جناب قبلہ نے جواب تحریر فرمایا کہ جسوقت وہ بیگم اوس مجذوب کے پاس گئی تہی ہمنے فوراً ہی حمل کو اوسکے پیٹ سے نکال کر پہینکدیا۔ چنانچہ جسوقت خط پہونچا حمل ساقط ہوگیا۔

شاہ شجاع کو مولوے نعمت اللہ صاحب بدخشانی خلیفہ جناب قبلہ سے بیعت تہی۔ اونسے کابل کے ملجانے کی جناب کے حضور مین عرضی روانہ کی آپنے بحالت وجد شیخ علی بخش صاحب سے جو آپ کے خادم تھے ارشاد فرمایا کہ ہمنے شاہ شجاع کو کابل دیدیا۔ مگر کابل ملنے کے وقت ایک لاکھ روپیہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین محمد بدایونی قدس سرہٗ

کے مزار پر بہیجدیوے اور خبردار دوسر لیبے اسبارے مین رجوع نہ کرے ۔ چنانچہ
ایسا ہی کچھہ لکہا گیا ۔ تہوڑے دنون تک شاہ شجاع خاموش بیٹہیا رہا ۔ بعد کو
کوئی شخص مجذوب ۔ ہان پر وارد ہوے ۔ لوگون نے شاہ شجاع سے کہا کہ آپ
چلکر ان مجذوب سے رجوع کیجئے ۔ چنانچہ شاہ نے بمقتضاے تلون طبع اون مجذوب
سے رجوع کیا ۔ اور وہی کابل ملنے کی درخواست کی ۔ وہ مجذوب صاحب کشف تہے
اونہون نے دریافت کرلیا کہ ایک کامل نے کابل دیدیا ہے ۔ لہذا انہون نے
بہی کہدیا کہ تمکو کابل ملے گا ۔ اس اثنا رمین دوسرا عریضہ شاہ شجاع کا خباب قبلہ
کے پاس آیا ۔ آپنے اوس عریضہ کو ملاحظہ فرماکر بسبت غصے اور غضب سے ارشاد
فرمایا کہ ہان ہم نے کابل دے تو دیا تہا مگر پہر چہین لیا ۔ اور اوسکے ٹکڑے ٹکڑے
کرکے بہنے کو تے اور چیلون کو دیدیا ۔ حضار مجلس نے عرض کیا کہ یا حضور آپ دریاے
کرم ہین جس شخص کو آپ نے کچھہ عطا کیا پہر اوسکو واپس کرلینا غریب نوازی سے
بعید ہے ۔ آپ نے فرمایا یہ خوب بات ہے کہ دیوین حضرت سلطان جی صاحب
اور نام ہو مجذوب کا ۔ اور یہ بہی ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میرا ملنے والا کسی

دوسرے سے رجوع کرنگا اوسکو مارے جوتیون کے تحت السری مین گہسا دون گا
چنانچہ یہی جواب لکھا گیا۔ اور آپ کے فرمانے کے موافق شاہ شجاع کو کابل ملا اور اوسکے
ایک برس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ تمام مردمان کابل نے برہم ہوکر بیچ بازار مین
شاہ کو بروز روز گہوڑے سے اوتارکر تلوارون اور پیش قبضون سے ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالا۔ اور اوسکے حیرنعش کی کیفیت ہوئی کہ تمام چیلون اور کوؤن نے
اوسکو کہایا۔ اوسکے بعد امیر دوست محمد خان تخت نشین کابل ہوا۔

مولوی اسد اللہ صاحب بدایونی نے نقل ہے کہ مین
ایک مرتبہ جناب قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ بعارضۂ فالج مبتلا تھے
اور ایک ہاتھ اور ایک پاؤن آپ کا بیکار ہو گیا تہا۔ آپ چارپائی پر مستغرق
بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے آپ کی بیکسی اور غلبۂ عارضہ پر رونا آگیا۔ اور میرا ایک
آنسو آپ کے پائے مبارک پر گر گیا۔ اوسکی خنکی سے آپ نے آنکھہ کہول دی
اور فرمایا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے۔ مین نے عرض کیا کہ
کی بیماریکا حال دیکھکر تحمل نہ ہوسکا۔ تب آپ نے فرمایا کہ مکان کا دروازہ

بند کر آو - جب مین دروازہ بند کر کے واپس آیا تو آپ کو بالکل صحیح البدن اور
بشاش زمین پر کھڑا پایا - جو ہاتھہ کہ فالج سے بیکار ہو گیا تہا اوس سے میرا
ہاتھہ اس زور سے پکڑا کہ قریب تہا کہ میرے ہاتھہ کی ہڈی ٹوٹ جائے -
آخر اسی حالت سے میرا ہاتھہ پکڑے ہوئے جناب قبلہ خانقاہ مین ادہر اودہر
ٹہلتے رہے جب مجھے حضرت کی سخت گیری کا ضبط نہ رہا تو مینے عرض کیا کہ مین اس
زور ولایت کا متحمل نہین ہون - تب آپنے میرا ہاتھہ چھوڑ دیا - اوسوقت مینے
عرض کیا کہ باوجود اس طاقت - کے آپکو اس بیماری کا صدمہ اوٹہانے سے
کیا حاصل ہے - فرمایا کہ رضائے مولا ایسی ہی ہے جو گذرتا ہے -

نواب حسین علی خان صوبۂ بریلی جو مذہب شیعہ رکہتے تھے
اون کو فقرا سے عقیدہ نہ تہا - ایک روز اونکی مجلس مین یہ ذکر ہوا کہ اس شہر
مین کچھہ لوگ متبرک صورت اور ذی علم جمع ہو کر راگ وغیرہ سنتے ہین اور
وجد مین آتے ہین - صوبہ نے اس خیال سے کہ ان لوگون کا مضحکہ کرے حکم
دیا کہ مجلس فاتحہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ منعقد کی جاوے اور اسکی

جملہ مشایخ کو اطلاع دیجاوے - چنانچہ حسین باغ مین مجلس مقرر ہوئی اور
یہ قاعدہ قرار پایا کہ فرش پر مشایخ اور قوال بیٹھین - اور کرسیون پر
نواب اور اراکین بیٹھکر تماشا دیکھین - چونکہ مجلس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تھی
کسی مشایخ نے حاضری سے عذر نہین کیا - جس وقت مجلس منعقد ہوئی اور نواب
اور اونکے اراکین کرسیون پر بیٹھ گئے - شایخین بھی بہ ہمراہی جناب قبلہ
پہونچے بمجرد دیکھنے جناب کے سب کے ہوش باختہ ہوگئے اور سروقد تعظیم کے
لئے کھڑے ہوگئے - جناب قبلہ آرام کرسی پر جلوہ فرما ہوئے اور سب ہمراہیون
کو کرسیونپر بٹھایا - نواب اور اونکے اراکین فرش پر بیٹھے - جناب قبلہ نے قوالون
سے ارشاد فرمایا کہ گاؤ ؎

بندیش مدح علی ولی را

قوالون نے حسب ارشاد ہی شروع کیا - جناب قبلہ کو جوش پیدا ہوا جب اس
شعر پر نوبت آئی کہ ؎

مولے کہ بود و کرانیدہ بودی بگویم علی باز گویم علی را +

جناب قبلہ نے بحالت جوش و خروش اپنا رومال ہلایا۔ سب مجلس بے تاب و بے قرار ہوکر مثل کبوتر کے لوٹنے لگی۔ اور نواب حسین علی خان صوبہ اور اونکے بھائی نے استقدر اپنے بدن کو اپنے ہاتھون سے پیٹا کہ ورم کر آیا اور چلاتے چلاتے زبان منہ سے نکل آئی۔ یہان تک کہ جو عورات اس تقریب مین نواب کے یہان آئی تھین یہ کیفیت دیکھکر نہایت بے تاب ہوئین اور بے قرار ہوکر بے پردہ ہونے لگین اور جناب قبلہ کے قدمون پر گر کر معافی چاہی۔ اوسوقت جناب قبلہ نے پانی منگاکر دم کیا۔ اور اون پر ڈالا تب کہین نواب اور اراکین نواب کو ہوش آیا اور خطا معاف کرائی۔ جناب قبلہ کی واپسی کے وقت نواب نے جناب قبلہ کے ہوادار کا ڈنڈا اپنے کاندہے پر رکہا اور خانقاہ شریف تک پہونچانے آیا۔ دوسرے روز نواب نے بارہ گاؤن کی فرد لکھکر جناب قبلہ کے حضور مین نذر کی۔ آپنے فرمایا کہ یہ کیا چیز ہے۔ نواب نے کہا کہ بارہ گاؤن کی زمینداری حضور کے نذر کرتا ہون آپنے جواباً ارشاد فرمایا کہ فقیر کو بارہ گاؤن کی زمینداری پر مقید نہین

ہونا چاہیئے بلکہ فقیر کی زمینداری مین ساری خدائی رہنا چاہیئے۔ یہ فرماکر وہ فرد چاک کرڈالی اور نذر قبول نہ فرمائی۔

ایک روز شدت سے بارش ہو رہی تھی۔ اور زمانہ برسات کا تھا۔ جناب قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے وقت مین حقہ اچھا معلوم ہوتا ہے خدام نے عرض کیا کہ اسوقت آگ نہین ہے۔ اور بارش کی وجہ سے کہین ملنا ممکن بھی نہین ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گھانس لاکر میرے روبرو رکھو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جناب قبلہ نے یہ مصرعہ ارشاد فرمایا ؎

مین آگ کا بھبوکا ہون تیرا یہ کام ہے

اس مصرعہ کا آپ کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ اوس گھانس مین آگ لگ گئی۔ اور حقہ بھرا گیا اور آپنے نوش فرمایا۔

خلیفہ وجیہ الدین ساکن بریلی بہت شدت سے بیمار تھے کسیطرح اونکی زندگی کی توقع نہ تھی۔ اوس حالت مین اونکو یہ خیال ہوا کہ صبح کو اس بیماری کا حال جناب قبلہ سے عرض کرونگا۔ اسی خیال مین وہ سوگئے۔ خواب

دیکھا کہ جناب قبلہ تشریف لائے ہین اور اونکے بدن پر ہاتھہ پھیر رہے
ہین ۔ جب اون کی آنکھہ کھلی تو اونہون نے بجز ضعف و نقاہت کے اپنے
کو بالکل صحیح و سالم پایا ۔

میان پیر بخش قاضی شہر کا بیٹا سخت علیل ہوا ۔ تمام حکمانے
علاج سے ہاتھہ اوٹھا لیا ۔ اب امید زندگی بالکل منقطع ہوگئی ۔ قاضی مایوس
ہوکر جناب قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوا ۔ اور عرض حال کیا ۔ آپ اوس کے
ہمراہ مکان کو تشریف لے گئے اور آنکھہ بند کرکے توجہ فرمائی اوسیوقت
اوس لڑکے کو صحت ہوگئی ۔

کوئی روز ایسا نہین ہوتا تہا کہ ایسے تصرفات اور کرامات ظہور مین نہ آتی
آپ کے تصرفات اور کرامات اوس حد تک نہین ہین کہ جو کوئی ارادہ اونکے
بیان کا کرسکے ۔ مصدر تمامی کرامات اور مظہر جملہ تصرفات تھے ۔ ہندوستان
اور ولایت و افغانستان اور عرب و عجم وغیرہ مین بہت لمبا سلسلہ آپ سے
جاری ہے ۔ جناب قبلہ کے مرید بڑے بڑے ذی اختیار اور صاحب تصرف

ہوئے ہین - جناب قبلہ کے دو صاحبزادے عالی منزلت پیدا ہوئے - بڑے
صاحبزادے حضرت مولانا مخدوم قدوۃ السالکین جناب شاہ نظام الدین حسین
صاحب سلمہ اللہ تعالے بہ مقام بانس بریلی خانقاہ شریف مین مسند ہدایت
پر رونق افروز ہین اون سے خلق اللہ ہدایت پاتی ہے - فیض اور برکات
اونکے تحریر اور تقریر سے باہر ہین - چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا
مرشدنا ابدال وقت قطب زمان مقبول کونین حضرت شاہ نصیر الدین حسین
قدس اللہ سرہ العزیز پیر و مرشد راقم کے بڑے بھائی مین تھے اون کا حال
ذیل مین درج ہے -

جناب قبلہ کی عمر چہتر برس کی ہوئی تھی - ۶ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۵ کو آپ نے
اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی - مزار مقدس آپ کا
بانس بریلی مین زیارت گاہ خلایق ہے -

ذکر حضرت مولانا مرشدنا ابدال وقت قطب زمان مقبول کونین حضرت شاہ نصیر الدین حسین چشتی و قادری رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد راقم

آپ جناب نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کے چھوٹے
صاحبزادے تھے۔ بارہ جمادی الاوّل سنہ ۱۱۸۲ کو بانس بریلی مین پیدا ہوے
آپ مادر زاد ولی تھے۔ اور بہت بڑے صاحب ریاض اور مجاہدہ کرنے والے
تھے۔ تین برس کامل عزلت اختیار فرمائی۔ ایام عزلت مین غذا ترک
فرمادی تھی۔ شب و روز مین ایک چائے کی پیالی نوش فرماتے تھے
تجرید اور تفرید آپ کی ذات پر ختم تھی۔ آپ فیاض تھے۔ فقرار اور غربا
اور مساکین کی حاجت روا فرماتے تھے۔ ذی مروت تھے۔ کسی اہل غرض
سے چشم پوشی نہ فرماتے۔ بی طمع تھے۔ کسی سے بامید نہ ملتے تھے۔ اور غیر
مرید کی نذر ہی نہین قبول فرماتے تھے۔ صاحب تصرف تھی۔ صدہا تصرفات ایسے
روزانہ ظہور مین آتے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ فرماتی تہین کہ آپ تین برس
کی عمر مین ایک روز خانقاہ سے باہر چلے گئے۔ آپ نے ایک گھروندہ مٹی
کا بنایا۔ اتفاق سے ایک بھینس کسی پڑوسی کی مکان سے برآمد ہوئی اور سینے

پاون گھرونڈے پر رکھدیا۔ آپ کو ناگوار معلوم ہوا۔ آپ نے اوس کی طرف جلال سے دیکھا۔ فوراً وہ بھینس گر پڑی اور مر گئی۔

مرزا عادل بیگصاحب رئیس میران پور کٹرہ کی ایک گھوڑی تھی اوسکے ہمیشہ بچھیری (مادہ) پیدا ہوا کرتی تھی۔ مرزا صاحب نے آپ سے عرض کیا آپنے مسکراکر فرمایا کہ اگر بچھیرہ (نر) پیدا ہووے تو ہمکو دینا۔ مرزا صاحب نے اس بات کو قبول کیا۔ چنانچہ اوس گھوڑی کے اوسی سال بچھیرہ پیدا ہوا اور جب تک وہ گھوڑی زندہ رہی اوسکے بچھیرہ ہی پیدا ہوا کیا۔

سلامت اللہ خانصاحب ساکن شاہجہان پور فرماتے تھے کہ ایک سال بارش نہین ہوئی۔ اور وبا کی کثرت سے مخلوق مرنے لگی۔ نماز استسقا اور مناجات ہر قسم کی لوگ کرتے تھے مگر کچھ اثر نہین ہوتا تھا۔ ایک روز آپ چہل قدمی فرما رہے تھے چند اشخاص نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے دعا کی۔ اور چہل قدمی کے بعد جب آپ مکان پر پہونچے۔ دہوپ مین کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا کہ جب تک پانی نہین برسے گا اسیطرح مین

گذار ہون گا - اس واقعہ کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ ابر موودار ہوا اور بارش بکثرت شروع ہوئی - اور وبا جو بوجہ امساک باران ملک مین پہیل رہی تہی وہ بہی جاتی رہی -

ایک مرتبہ علماء ظاہر نے بہ مقام بریلی شریف خانقاہ حضور مین حاضر ہوکر بسنت کی بارے مین امتناع کیا - آپ کو ناگوار ہوا - آپ نے ارشاد فرمایا کہ امسال سب لوگ لباس زرد رنگائین - اور آپ نے بہی اپنی پوشاک زرد رنگوائی اور زیب تن فرمائی - اور قوالون کے لینے کے لیئے بدستور مع ہمراہیان آپ تشریف لے گئے - جب اونکے قریب پہونچے آپ کو کیفیت پیدا ہوئی اثناء راہ مین جس شخص نے آپ کو دیکھا بیتاب و بے قرار ہوکر گر پڑا اور تمام ہمراہی لطف و سرور سے چور تھے - پہر کبھی کوئی معترض نہین ہوا بلکہ جلسہ بسنت مین اس معائنہ کی وجہ سے ترقی ہوگئی -

ایک روز والدۂ راقم آپ کی خدمت مین حاضر ہوئین اور آبدیدہ ہونے لگین - آپ نے سبب دریافت فرمایا - اونہون نے

اونہون نے راقم کے بہائی کی نسبت عرض کیا کہ اونکے اولاد نہین ہوتی ہے صرف یہ رنج میرے دل پر ہے ۔ جبوقت یہ خیال میرے دل پر آتا ہے بے اختیار رونا آجاتا ہے ۔ آپ نے اوسوقت ایک تعویذ مرحمت فرمایا ۔ اور ارشاد کیا کہ اسکی برکت سے اولاد ہوگی ۔ چنانچہ اوسی سال راقم کے بہائی کے لڑکی پیدا ہوئی ۔ اسکے بعد بہی چند اور لڑکے اور لڑکیان پیدا ہوئین ۔

بدایون شریف مین ایک مولویصاحب سماع سے منکر تھے اور اہل سماع پر اعتراض کیا کرتے تھے اور یہ بہی کہا کرتے تھے کہ کیفیت جو ہوتی ہے وہ لغو اور بے بنیاد ہے ۔ اتفاقاً ایک روز شام کے وقت جناب کی خدمت مین حاضر ہوئے جہان کچہ قوال بہی بیٹھے تھے ۔ آپ نے اون کی جانب اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ بیت گاؤ ؎

حیدری ام قلندری ہستم   بندۂ مرتضے علی ہستم

بمجرد شروع ہونے اس بیت کے آپ کو کیفیت پیدا ہوئی ۔ ایک نظر بتوجہ مولویصاحب پر ایسی پڑی کہ بے ہوش ہوکر گر پڑے اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے

دوپہر کامل بے ہوش رہے - جب ہوش مین لائے تو نادم ہو کر خطا معاف کرائی

حکیم محمد شاہ صاحب خلیفہ جناب قبلہ و کعبہ کی دختر کو آپ سے

بیعت تہی اوسکا لڑکا بیمار ہوا- اونسنے چاہا کہ آپ کی خدمت مین حاضر کرون لیکن

اوسکے شوہر نے اجازت نہین دی - اوس لڑکے کی بیماری نے ترقی پکڑی

ایک پہر رات گذری تہی کہ اوسکی روح پرواز کر گئی - اوس کی مان نے بصد افسوس

اپنے شوہر سے کہا کہ اگر مین اپنے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین لیجاتی تو میری

امید بر آتی یعنے میرا لڑکا اچہا ہو جاتا - اوسکا شوہر غصہ ہو کر کہنے لگا کہ اچہا اب لیجاؤ

اگر تمہارے مرشد کامل ہونگے تو مردے کو زندہ کر دینگے - آخر وہ عورت اوس

مردے کو لیکر اپنے باپ کے یہان آئی - اتفاق سے جناب قبلہ بہی وہان

تشریف رکہتے تہے - اوس بی بی نے اوس مردہ بچہ کو آپ کے قدمون پر ڈالدیا

اور بے اختیار رونا شروع کیا - اور جو واقعہ اوسکے شوہر کے ساتہہ پیش آیا تہا

بیان کیا - آپنے اوس بی بی کو تسکین دیکر فرمایا کہ کوئی ہراس کی بات نہین

ہے - اس بچہ کو سکتا ہو گیا ہے - اور آپ نے اپنے دہن کا لعاب اوسکے

لبون پر لگا دیا۔ فوراً وہ بچہ آنکھین کھولکر دیکھنے لگا اور بالکل اچھا ہوگیا۔

ایک شخص دہلی مین جناب غلام نظام الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز یعنے نبیرۂ جناب مولانا ومرشدنا حضرت محمد فخر الدین صاحب قبلہ دہلوی چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اوسنے آپ سے عرض کیا کہ اب کوئی ابوالوقت درویش نظر نہین آتا۔ حضرت قبلہ موصوف سنے ارشاد فرمایا کہ بدایون مین جاؤ تو معلوم ہوگا۔ وہان شاہ نصیر الدین حسین صاحب موجود ہین۔ اتفاق سے وہ شخص بھرت پور آیا جہان جناب قبلہ تشریف رکھتے تھے۔ وہ شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپ نے نبظر اخلاق پانون کا خاصدان اوسکی طرف سرکا دیا۔ اوسنے عرض کیا کہ وہ پان مرحمت ہو جو مین چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ یہ وہی پان ہے۔ اس کہنے کی دیر تھی کہ وہ شخص خود بخود اوچھلکر وہانسے گز بھر کے فاصلے پہ جا پڑا اور بے ہوش ہوگیا۔ علاوہ اسکے جسقدر حاضرین جلسہ تھے اونکے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اور مکان کو لرزہ آگیا۔ جب وہ شخص ہوش مین آیا آپ کے قدمون پہ گر پڑا۔ اور بیعت کی درخواست کی آپنے

اس کو بیعت نہین فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ آیندہ وہ کسی فقیر سے ایسی
گستاخی نہ کرے۔ اور نقرار سے بہ نیک نیتی سلے۔

بہرت پور مین ایک مولویصاحب اخون جی نامی کو مسئلہ العالم
حادث مین یہ شک واقع ہوا کہ نور بھی عالم مین داخل ہے۔ پس نور کو بھی
حادث کہنا چاہیئے۔ اتفاق سے مولویصاحب موصوف جناب قبلہ کی خدمت
مین حاضر ہوئے۔ اور یہی بحث پیش کی۔ آپ نے نہایت اختصار کے ساتھ
ارشاد فرمایا کہ صفات واجبؔ واجب ہے یعنے صفت حقیقت سے جدا نہین
ہوتی ہے۔ یہ کہکر جناب قبلہ خاموش ہوگئے۔ اور مولویصاحب بھی آنکھین
بند کر کے مودب بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر مین مولویصاحب نے آپ کے قدم
مبارک چومے اور کہنے لگے کہ آپ کے تصدق سے میرا ایمان درست ہوگیا
مینے اسوقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جناب
نے جملہ شکوک میرے دفع کر دیے۔ بیشک نور قدیم ہے۔ حادث نہین
ہوسکتا ہے۔

جناب قبلہ نے چھ برس کی عمر مین اپنے والد ماجد سے بیعت کی اور ریاضت و
مجاہدہ کیا۔ جب آپ کی نو برس کی عمر ہوئی آپ کے والد ماجد نے اس
جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ اوسکے بعد میر احمد علی شاہ صاحب
شاہ آبادی جو خلفاء راشدین آپ کے والد ماجد سے تھے آپ نے
اونسے رہی سہی باقی تکمیل کی۔ میر صاحب موصوف نے آپ کو خرقۂ خلافت
پہنا کر مسند ہدایت پر بٹھایا۔ آپ کا ادنی تصرف یہ تھا کہ جو کوئی آپ کی خدمت
مین حاضر ہوتا اوسکا دنیائے ناثبات سے دل سرد ہوجاتا۔ اور عشق و محبت
اوسکے دل مین پیدا ہوجاتی۔ آپ ہمیشہ اپنے حال باطن کو چھپائے رکھتے
تھے۔ بہت بڑے نفیس المزاج تھے۔ غذا بہت کم تھی۔ ایک ہی وقت کھانا
تناول فرماتے تھے۔ آپ سنہ ۱۲۸۲ کو معہ اپنی والدہ صاحبہ اور چچی صاحبہ کے
بدایون مین تشریف لائے اور ایک خانقاہ تیار کرائی۔ خلق اللہ کو ہدایت
ظاہری اور باطنی سے کامیاب فرمایا۔ آپ کی عمر ترسٹھ برس تین مہینے بارہ
دن کی ہوئی۔ ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۱۵ کو نو بجے شب کے رحلت فرمائی۔ مزار

متقدس آپ کا بڑی شان و شوکت سے خانقاہ شریف مین تیار کیا گیا۔ آپ سے
بہت بڑا سلسلہ فقر کا جاری ہے۔ راقم سجادہ نشین آپ کی مسند ہدایت کا ہے
اللہ تعالے اس سلسلہ کو تا ابدالاباد قایم رکھے آمین یارب العالمین۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اولیاء کرام رضوان اللہ تعالے کے حالات سے بجز خدا
کے دوسرا واقف نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالے اپنے کلام قدسی مین
فرماتا ہے اولیاء تحت قبائی لا یعرفہم غیری یعنے اولیاء نیچے قبا
میری کی ہین۔ نہین پہچانتا ہے اونکو سواے میرے کوئی۔

جو کچہ مختصر حالات کتب ہانے تاریخ وغیرہ سے راقم کو مل سکے تحریر کیئے
باقی حالات ان بزرگان دین ودنیا سے خدا واقف ہے۔

فہرست اسمار مبارک معہ تاریخ وفات و مقام مدفن حضرات مندرجہ رسالہ ہذا

نمبر	اسماء مبارک	تاریخ وفات	مقام مدفن
۱	حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مدینہ شریف -
۲	حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ھ	ایضاً
۳	حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۸ محرم سنہ ۲۳ھ	ایضاً
۴	امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۸ ذیحجہ سنہ ۳۵ھ	ایضاً
۵	امیر المومنین حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	نجف اشرف
۶	حضرت خواجہ حسن بصری چشتی رضی اللہ عنہ	۴ محرم سنہ ۹۹ھ	بصرہ
۷	حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالے عنہ	۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ	بصرہ

نمبر	اسماء مبارک		مقام مدفن
۸	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ	۳ ربیع الاوّل سنہ ۱۹۷	مکہ معظمہ۔
۹	حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ	۲۶ جمادی الاوّل سنہ ۱۶۱	بغداد شریف
۱۰	حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ	۲۵ شوال سنہ ۲۶۲	مرعش توابع شام
۱۱	حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رضی اللہ عنہ	۷ شوال سنہ ۲۷۹	بصرہ
۱۲	حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رضی	۱۴ محرم سنہ ۳۰۹	بصرہ
۱۳	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رضی اللہ عنہ	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۳۴۰	
۱۴	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رضی اللہ عنہ	یکم جمادی الثانی سنہ ۳۵۵	قصبہ چشت ملک خراسان

نمبر	اسماء مبارک	تاریخ وفات	مقام مدفن
۱۵	حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی ؒ	یکم جمادی الثانی سنہ ۴۱۱ھ	قصبہ چشت ملک خراسان
۱۶	حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ	۲۶ ربیع الثانی سنہ ۴۵۹ھ	ایضاً
۱۷	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ عنہ	۳ رجب سنہ ۵ھ	ایضاً
۱۸	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی رضی اللہ عنہ	۱۳ رجب سنہ ۵۲۲ھ	قنوج
۱۹	حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی ؒ	۵ شوال سنہ ۶۰۳ھ	مکہ معظمہ
۲۰	حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین حسن چشتی سجزی اجمیری رضی اللہ عنہ	۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ	اجمیر شریف
۲۱	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رضی اللہ عنہ	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۵ھ	مہرولی شریف۔ دہلی

نمبر	اسماء مبارک	تاریخ وفات	مقام مدفن
۲۲	حضرت بابا شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودہنی چشتی رضی اللہ عنہ	۵ محرم سنہ ۶۹۰ ہجری	پاک پٹن شریف
۲۳	حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین محمد بخاری بدایونی چشتی رضی اللہ عنہ	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵	غیاث پور۔ دہلی
۲۴	حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلی چشتی رضی اللہ عنہ	۱۸ رمضان سنہ ۷۵۵	دہلی
۲۵	حضرت خواجہ مولانا کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ عنہ	۲۷ ذیقعدہ سنہ ۷۵۶	//
۲۶	حضرت خواجہ مولانا سراج الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ ۔	یکم جمادی الاول سنہ ۸۱۷	پاک پٹن شریف
۲۷	حضرت خواجہ مولانا علم الدین چشتی رضی اللہ عنہ	۲۶ صفر سنہ ۹۰۱	//

نمبر	اسماء مبارک	تاریخ وفات	مقام مدفن
۲۸	حضرت خواجہ مولانا شیخ محمود چشتی رضی اللہ عنہ	۲۲ صفر ۹۴۰ھ	پاک پٹن شریف
۲۹	حضرت خواجہ مولانا جمال الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ	۲۰ ذیحجہ ۹۵۹ھ	احمد آباد گجرات
۳۰	حضرت خواجہ مولانا شیخ محمد حسن چشتی رضی اللہ عنہ	۲۸ ذیقعدہ ۹۸۲ھ	"
۳۱	حضرت خواجہ مولانا شیخ محمد چشتی رضی اللہ عنہ	۲۹ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ	ایضاً
۳۲	حضرت خواجہ مولانا محی الدین ابو یوسف یحیی مدنی چشتی رضی اللہ عنہ	۲۷ صفر ۱۱۲۲ھ	مدینہ شریف
۳۳	حضرت خواجہ مولانا شیخ کلیم اللہ دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ	۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ	دہلی شریف

نمبر	اسمایہ مبارک	تاریخ وفات	مقام مدفن
۳۴	حضرت خواجہ مولانا شاہ نظام الدین اورنگ آبادی چشتی رضی اللہ عنہ	۱۲۔ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۲	اورنگ آباد
۳۵	حضرت خواجہ مولانا محمد فخر الدین دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ	۲۷ ر جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ھ	دہلی شریف
۳۶	حضرت مولانا و مرشدنا نیار بے نیاز شاہ نیاز احمد صاحب چشتی رضی اللہ عنہ	۶ ر جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ھ	بریلی شریف
۳۷	حضرت مولانا و مرشدنا مقبول کونین شاہ نصیر الدین حسین چشتی رضی اللہ عنہ	۲۲ ر شعبان سنہ ۱۳۰۰	بدایون شریف

جدول عراس پیران عظام جو خانقاہ عالم پناہ حضرت پیر و مرشد راقم الحروف میں ہوا کرتے ہیں بغرض آگاہی محبان سلسلہ درج ذیل ہیں

ماہ		
محرم	حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ (۴ محرم)	حضرت خواجہ شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودہنی چشتی رضی اللہ عنہ (۵ محرم)
	حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ (۱۰ محرم)	حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رضی اللہ عنہ (۱۴ محرم)
	امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۲۸ محرم)	
صفر	حضرت خواجہ مولانا شیخ محمود چشتی رضی اللہ عنہ (۲۲ صفر)	حضرت خواجہ علم الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ (۲۶ صفر)

ماہ		
صفر	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ (۲۷ صفر)	حضرت خواجہ مولانا محی الدین یوسف یحییٰ مدنی چشتی رضی اللہ عنہ (۲۷)
ربیع الاول	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ (۳ ربیع الاول)	حضرت سرور کائنات مفخر موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۲ ربیع الاول)
	حضرت خواجہ مخدوم علی احمد صاحب چشتی رضی اللہ عنہ (۱۳ ربیع الاول)	حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رضہ (۱۴ ربیع الاول)
	حضرت خواجہ مولانا شیخ کلیم اللہ دہلوی چشتی رضہ (۲۴ ربیع الاول)	حضرت خواجہ مولانا شیخ محمد چشتی رضی اللہ عنہ (۲۹ ربیع الاول)
ربیع الثانی	حضرت خواجہ مولانا ابواسحق شامی چشتی رضی اللہ عنہ (۱۴) ربیع الثانے	حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضہ (۱۷) ربیع الثانی

	حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین محمد بخاری بدایونی چشتی رضی اللہ عنہ (۱۸) ربیع الثانی	حضرت خواجہ مولانا ناصر الدین ابو یوسف چشتی (۲۶) ربیع الثانی
ماہ جمادی الاول	حضرت خواجہ مولانا سراج الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ یکم جمادی الاول	حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ (۲۶) جمادی الاول
ماہ جمادی الثانی	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رضی اللہ عنہ یکم جمادی الثانی	حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رضی اللہ عنہ ۔ یکم جمادی الثانی
	حضرت نیاز بے نیاز مولانا شاہ نیاز احمد صاحب چشتی رضی اللہ عنہ (۶) جمادی الثانی	امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲۳) جمادی الثانی
	حضرت مولانا فخر الدین محمد دہلوی چشتی (۲۷) جمادی الثانی	

رجب	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ عنہ (۳) رجب	حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رضعہ (۶) رجب
	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی رضی اللہ عنہ (۱۳) رجب	
شعبان	حضرت مولانا شاہ احمد علی شاہ آبادی چشتی خلیفہ نیاز بے نیاز رضی اللہ عنہٗ (۹) شعبان	حضرت مولانا و مرشدنا مقبول کونین شاہ نصیر الدین حسین چشتی رضی اللہ عنہ (۲۴) شعبان
رمضان	حضرت بی بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہ (۳) رمضان	حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلی چشتی رضی اللہ عنہ (۱۸) رمضان

ماہ		
	امیرالمومنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ (۲۱) رمضان	
شوال	حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ عنہ (۵) شوال	حضرت خواجہ امین الدین ہبیر بصری رحمہ (۷) شوال
	حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ ۔ (۲۵) شوال	
ذیقعدہ	حضرت خورشید خان صاحب خلیفہ شاہ نصیر الدین حسین چشتی رضی اللہ عنہ (۴) ذیقعدہ	حضرت خواجہ مولانا شاہ نظام الدین اورنگ آبادی چشتی رضی اللہ عنہ (۱۲) ذیقعدہ

	جناب بی بی صاحبہ یعنے والدہ ماجدہ حضرت شاہ نصیرالدین صاحب چشتی رضی اللہ عنہٗ (۲) ذیقعدہ	حضرت خواجہ مولانا کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ عنہ (۲۷) ذیقعدہ
	حضرت خواجہ مولانا شیخ محمد حسن چشتی رضی اللہ عنہ (۲۸) ذیقعدہ	
ذی الحجہ	امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (۱۸) ذی الحجہ	حضرت خواجہ مولانا جمال الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ (۲۰) ذیحجہ

۷۸۶

مناجات

بدرگاه قاضی الحاجات

بحق همه اولیا و انبیا
گناهان ما را ببخش ای کریم
بهر مشکلات که داریم ما
بدین بینی رونقی ده تمام
در معرفت بر دل من کشا
خط بر گناه وجودم بکش
زخود بیخودم ساز ای ذوالجلال

بحق همه خاصگان خدا
که انی لئیم و انت الکریم
بفضل جزو آسان بکن الخدا
که بر شرع قایم شود خاص و عام
نیاید نظر جز تو از ماسوا
خلاصم بفرما ازین کشمکش
فراموشیم ده ز هر قیل و قال

قطعہ تاریخ طبع از خاکسار محمد لطف علی خان سہیل مالک مطبع سہیل دکن

کیا چھپی ہے یہ کتاب لاجواب — جسکے ہر نقطہ مین اختر کی ضیا
مصرع تاریخ یہ لکھدو سہیل — ذکر مین اولیاے کبریا
۱۳۱۱ ہجری

ایضاً

کیا چھپی یہ کتاب واہ سہیل — ورق مہر ہے ہر اک صفحہ
سن فصلی مین یہ لکھو تاریخ — اولیائے خدا کی مدح وثنا
۱۳۰۲ ف

ایضاً

چمکا ہے سہیل نجم طالع — کیا خوب چھپی کتاب زیبا
ہے تذکرۃ السبق مین تاریخ — گر عیسوی سن کا ہو جویا
۱۸۹۳

ایضاً

واہ واہ واہ کیا کتاب چھپی — اور ق مہر ہے ورق جگا

سال طبع سہیل لکھہ ہی دو ہے یہ تاریخ اولیاء اللہ

۱۳۱۱ھ

تاریخ تالیف رسالۂ ہذا - از ایضاً

واہ واکیا خوب لکھی یہ کتاب صاحب تالیف عالی فکر ہے

مصرع تاریخ یہ لکھدو سہیل اولیاے رہنما کا ذکر ہے

۱۳۱۰ھ

رسالہ ہذا محرم سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین مطبع سہیل دکن واقع حیدرآباد دکن سے چھپکر شایع ہوا

حق تالیف وطبع محفوظ ہے